اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے والوں کا کیا مقام ہے اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ توبہ آیات 95 تا 97 پارہ 11

عن قریب وہ تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔ جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔ تا کہ تم ان سے درگزر کرو۔ بس تم ان سے درگزر ہی کرو۔ بے شک وہ ناپاک ہیں۔ اور ان کا ٹھکانہ دوذخ ہے۔ ان کے اپنے اعمال کے بدلے میں تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔ کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔ اگر تم ان سے راضی ہو بھی گئے۔ تو اللہ تعالیٰ ایسے نافرمان لوگوں سے ہرگز راضی نہیں ہوگا۔ دیہاتی کفر اور نفاق میں بڑے ہی سخت ہیں۔ اور اسی لائق ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر جو کچھ نازل کیا ہے۔ اس کی حدود سے واقف نہ ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ دیہاتی اور ان پڑھ لوگوں کی بات کر رہے ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ عن قریب وہ تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔ جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔ تا کہ تم ان سے درگزر کرو۔ بس تم ان سے درگزر ہی کرو۔ بے شک وہ ناپاک ہیں۔ اور ان کا ٹھکانہ دوذخ ہے۔ ان کے اپنے اعمال کے بدلے میں تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔ کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔ اگر تم ان سے راضی ہو بھی گئے۔ تو اللہ تعالیٰ ایسے نافرمان لوگوں سے ہرگز راضی نہیں ہوگا

دیہاتی کفر اور نفاق میں بڑے ہی سخت ہیں۔ اور اسی لائق ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر جو کچھ نازل کیا ہے۔ اس کی حدود سے واقف نہ ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو لوگ قرآن پاک کی حدود سے واقف نہ ہوں۔ وہ ناپاک ہیں۔

خواتین وحضرات!

کیا فرقہ پرست قرآن پاک کی حدود سے واقف ہیں۔ ان کے پڑھنے کا سٹائل چیک کریں۔ ان میں اور اُن دیہاتیوں میں کیا فرق ہے۔ بیشک دونوں ناپاک ہیں۔

سورہ نمل آیت 59 پارہ 19

آپ ﷺ کہہ دو تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اور سلام ہو اُس کے اُن غلاموں پر جنہیں اُس نے چن لیا۔ اللہ تعالیٰ بہتر ہے۔ یا وہ معبود جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں رسول ﷺ کا خطاب قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اور سلام ہو اُس کے اُن غلاموں پر جنہیں اُس نے چن لیا۔ اللہ تعالیٰ بہتر ہے۔ یا وہ معبود جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ سلام ہو اُس کے اُن غلاموں پر جنہیں اُس نے چن لیا۔ اللہ تعالیٰ بہتر ہے۔ یا وہ معبود جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں۔

آپ نے دیکھا۔ کہ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کے اُن غلاموں پر سلام بھیج رہے ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے چن لیا۔ یعنی جو ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتے ہیں۔ وہ چنے ہوئے لوگ ہوتے ہیں۔ کیونکہ دوسرے لوگ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کی بھی غلامی کرتے ہیں۔ اس طرح مشرک بن جاتے ہیں۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر ہے۔ یا وہ معبود جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں چن لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر ہے یا وہ شریک جنہیں لوگ اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر لے آتے ہیں۔

سورہ انعام آیات 54 تا55 پارہ 7

۔اور جب آپ ﷺ کے پاس وہ لوگ آئیں۔ جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔تو ان سے کہیے کہ تم پر سلامتی ہو۔تم پر رحمت کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے اُوپر فرض کر لیا ہے۔کہ تم میں سے جو کوئی جہالت سے برا عمل کرے۔اس کے بعد توبہ کر لے۔اور اپنی اصلاح کرلے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔اور اس طرح ہم اپنی آیات تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔تاکہ مجرموں کا راستہ واضح ہو جائے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان لانے والے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے ہیں۔اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں۔۔اور جب آپ ﷺ کے پاس وہ لوگ آئیں۔جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔تو ان سے کہیے کہ تم پر سلامتی ہو۔تم پر رحمت کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے اُوپر فرض کر لیا ہے۔کہ تم میں سے جو کوئی جہالت سے برا عمل کرے۔اس کے بعد توبہ کر لے۔اور اپنی اصلاح کرلے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔اور اس طرح ہم اپنی آیات تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔تاکہ مجرموں کا راستہ واضح ہو جائے۔

خواتین وحضرات!

آئیں قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے کس پر اپنی رحمت بھیجتے ہیں

سورہ احزاب آیات 41 تا44 پارہ نمبر 22

اے ایمان والو اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو اور صبح شام اس کی تسبیح کرتے رہو وہی تو ہے جو تم پر درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائے اور وہ مومنوں پر بہت مہربان ہے جس روز وہ اس سے ملیں گے ان کا استقبال سلام سے ہوگا اور ان کے لیے باعزت اجر تیار ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا وہ لوگ جو ایمان والے ہیں یعنی قرآن پاک کو سچ مانتے اور اسکی اطاعت کرتے ہیں۔ اور جو اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنے والے ہیں اور صبح اور شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے والے ہیں یعنی ان تین خصوصیات والے لوگوں کے جواب میں یا ان تین کاموں والے کے جواب میں اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان پر رحمت یعنی درود بھیجتے ہیں کہ یہ روشنی میں آجائیں اور روشنی میں آئے ہوئے لوگ جب اللہ تعالیٰ سے ملیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کا استقبال سلام سے کرے گا اور ان کے لیے باعزت اجر تیار کر رکھا ہے

خواتین وحضرات!

وہ لوگ جو ایمان لائے ایمان والوں کو دیکھیں سورہ محمد کی پہلی دو تا تین آیات کے مطابق وہ لوگ جو محمد ﷺ پر نازل ہونے والے قرآن کو سچ مانتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں وہ لوگ ایمان والے ہیں ایسے لوگ جب اللہ کی صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان پر رحمت بھیجتے ہیں۔کہ یہ روشنی میں آجائیں۔روشنی قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔

اور جب یہ قرآن پاک کی روشنی میں آجاتے ہیں ۔یعنی اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آجاتے ہیں۔تو یہی لوگ ہیں جب یہ اللہ تعالیٰ سے ملیں گے تو ان کا استقبال سلام سے ہوگا اور نعمتوں بھری جنت میں ٹھکانہ ہوگا

خواتین وحضرات!

آپ نے غور کیا۔کہ کن لوگوں پر اللہ تعالیٰ اور اُسکے فرشتے درود یعنی رحمت بھیجتے ہیں۔جو قرآن پاک کی روشنی والے لوگ ہوں گے۔یعنی جنہوں نے قرآن پاک کی روشنی میں زندگی گزاری ہوگی۔اللہ تعالیٰ مومنوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں پر بڑا مہربان ہے۔جس روز وہ اس سے ملیں گے ان کا استقبال سلام سے ہوگا اور ان کے لیے باعزت اجر تیار ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن پاک کی روشنی دے آمین ثم آمین تاکہ ہمارا شمار بھی ایسے ہی لوگوں میں ہو۔

سورہ البقرہ۔آیات 153 تا157۔پارہ نمبر 2

اے لوگو جو ایمان لائے ہو صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں یعنی قرآن پاک کے لیے قتل کیے جائیں انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے اور ہم تمہیں ضرور خوف بھوک مال اور جان اور پھلوں کے نقصان سے آزمائیں گے۔وہ لوگ جنہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ایسے ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ درود بھیجتے ہیں اور صرف یہی ہدایت پانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کرر ہے ہیں ایمان کا مطلب ہے قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں سے خطاب کرر ہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والوں صبر اور نماز کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کی خاطر قتل کیے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ایسے ہی ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ آزماتے ہیں اور انہیں جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اسی اللہ تعالیٰ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ایسے ہی ایمان والوں پر اللہ تعالیٰ درود یعنی رحمتیں بھیجتے ہیں اور صرف یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

خواتین وحضرات

نام نہاد مفسر خود کو اور اپنے ہم خیال لوگوں پر رحمت یعنی درود بھیجتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کن لوگوں پر درود بھیجتے ہیں وہ بھی آپ نے دیکھ لیا۔ یعنی ان کے نام کے ساتھ رحمت اللہ لکھتے ہیں۔

یہ ان نام نہاد مفسروں کا ہی کارنامہ ہے۔ کہ چودہ سو سال گزرنے کے باجود ہم قرآن پاک کو اندھوں کی طرح پڑھ رہے ہیں۔ حالانکہ قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہوگا۔ رسول ﷺ کے بارے میں اُس کی گواہی قبول ہوگی۔ یعنی صرف اُس انسان کی گواہی کو اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کے لیے قبول کریں گے۔ جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہوگا۔ آئیں قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ رعد آیت 43 پارہ 13

اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے رسول نہیں ہیں۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ اور اُس کی گواہی کافی ہے۔ جس کے پاس کتاب یعنی قرآن پاک کا علم ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نبی کریمؐ کی گواہی کے لیے اُس انسان کا انتخاب کر رہے ہیں۔ جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔ رسول ﷺ کے زمانے میں ہر اُس انسان کو کافر کہا جائے گا۔ جو مختلف فرقوں پر تھے۔ ان تمام لوگوں میں سے صرف اُس انسان کی گواہی کو منتخب کیا گیا ہے جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔

گواہی کا یہ معیار قیامت تک کے لیے ہے۔

سورہ شعراء آیات 215 تا 217 پارہ 19

اور آپ ﷺ اُن ایمان والوں کے لیے اپنے بازو جھکا دیں۔ جنہوں نے تمھاری اطاعت کی۔ پھر اگر وہ نافرمانی کریں۔ تو کہہ دو۔ بیشک میں تم سے بیزار ہوں۔ اُس سے جو تم کرتے ہو۔ اور زبردست مہربان پر بھروسہ کرو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ رسول ﷺ کو صرف اُن سے شفقت سے پیش آنے کی ہدایت کی جارہی ہے۔ جو ایمان والے ہیں۔ یعنی قرآن پاک کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ لوگ رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ کیونکہ رسول ﷺ نے بھی قرآن پاک کی اطاعت کی ہے۔ اور دوسرے تمام لوگوں کے اعمال سے بیزاری ظاہر کی گئی ہے۔

سورہ حجر آیات 87 تا 93 پارہ 14

ہم نے آپ ﷺ کو سات آیات دیں ہیں۔ جو بار بار دھرائیں جاتی ہیں۔ اور عظیم قرآن بھی دیا ہے۔ لہذا ہم نے مختلف قسم کے لوگوں کو جو سامانِ حیات دے رکھا ہے۔ ادھر نظر اُٹھا کر بھی نہ دیکھیں۔ اور نہ ہی اس کے لیے غم زدہ ہوں۔ اور اپنے بازو ایمان والوں کے لیے جھکا دیں۔ اور آپ ﷺ کہہ دیں۔ کہ میں تو صرف خبردار کرنے والا ہوں۔ جیسا کہ ہم نے عذاب نازل کیا تھا۔ جنہوں نے اپنے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے تقسیم کر ڈالا تھا۔ آپ کے رب کی قسم ان سے ضرور پوچھیں گے۔ جو وہ کرتے رہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایمان والے یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے ساتھ نبی ﷺ کو حکم دیا جارہا ہے۔ کہ ان کے لیے اپنی بازو پھیلا دیں۔ یعنی خوش آمدید کہیں اور دولتمندوں کی طرف دیکھنے کی بھی ضرورت نہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ کے پاس سات آیات یعنی سورہ فاتحہ ہے اور عظیم قرآن موجود ہے۔ آپ تو

اس قرآن پاک سے صرف خبردار کرنے والے ہیں ۔ کیونکہ جن قوموں نے پہلے اپنے قرآن پاک کو آپس میں تقسیم کر لیا۔یعنی ٹکڑے ٹکڑے کر لیا۔یعنی فرقے بنا لیے تھے۔کسی نے کچھ باتوں کو پکڑ لیا۔اور کسی نے کچھ کو پکڑ لیا۔ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا۔اوران لوگوں سے اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کے بارے میں ضرور پوچھیں گے۔

ان آیات میں فرقہ بنانے والوں کی بات ہوئی ہے۔جو اختلاف کر کے قرآن کی کچھ باتوں کو پکڑ لیتے ہیں۔اور فرقہ فرقہ ہو جاتے ہیں۔اس کی وجہ یہ ہوتی ہے۔کہ اللہ تعالیٰ نے جو بات بتائی ہوتی ہے۔وہ رد کر دی جاتی ہے۔اور نام نہاد مفسر کی بات کو حرفِ آخر مان لیا جاتا ہے۔یعنی نام نہاد مفسر کو سچا سمجھا جاتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کو نظرانداز کر دیا جاتا ہے۔یعنی ان لوگوں کا خدا نام نہاد مفسر ہوا۔یہ لوگ اس کو اپنا خدا بنا لیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر نام نہاد مفسر کی بندگی کی جاتی ہے۔اس طرح لوگ فرقوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں ۔اس طرح شرک کی ابتداء ہوتی ہے۔اور اسی شرک میں موت آ جاتی ہے۔

سورہ ال عمران آیات 162 تا 164 پارہ 4

تو کیا جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کی۔اُس جیسا ہو سکتا ہے۔جس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو۔اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کے درجے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو دیکھتا ہے۔

یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے ۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔اور ان کو پاک کرتا ہے۔اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔اگرچہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے لوگ دکھا رہے ہیں۔ ایک قسم اُن لوگوں کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرنے والے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک کے ذریعے پاک ہوتے ہیں۔اور دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے۔جو قرآن پاک کے ذریعے پاک نہیں ہوتے۔ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔اور ان کو پاک کرتا ہے۔اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔اگرچہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔جب مومن قرآن پاک سے پاک ہوتے ہیں۔یعنی اپنی اصلاح کرتے ہیں۔تو گمراہی سے نکل آتے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

قرآن پاک سے پہلے لوگ گمراہ تھے۔قرآن پاک کی تعلیم سیکھنے کی وجہ سے گمراہی سے نکلے۔کیا ہم لوگ گمراہی سے نکلنے کے لیے قرآن کھولتے ہیں۔یا اندھوں کیطرح پڑھ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو حکمت کہہ رہے ہیں۔قرآن پاک کا صفاتی نام حکمت ہے۔اگر ہم قرآن پاک کے ذریعے گمراہی سے نکلے۔تو ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرنے والے ہونگے۔اگر ہم قرآن پاک کے ذریعے گمراہی سے نہ نکلے۔تو ہم وہی لوگ ہوں گے۔جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔

کیونکہ یہ ہم وہی لوگ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ سے روزانہ سورہ فاتحہ کے ذریعے دعا مانگتے ہیں۔کہ ہمیں ان لوگوں کے راستے کی ہدایت دے جن پر تو نے اپنا انعام کیا اور جن پر تیرا غضب نہیں ہوا تھا۔اور جو گمراہ نہیں تھے۔

تو اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک پیش کر دیا اور فرمایا

سورہ البقرہ آیت 2 پارہ 1

یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔اس میں کوئی شک نہیں۔اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سنا کہ قرآن پاک میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔

خواتین وحضرات۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن پاک سے راستے دکھائے اور کہا یہ پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔تو ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کو جانا ہی نہ۔اور چودہ سو سال گزرنے کے باوجود اسے ابھی تک اندھوں کی طرح پڑھ رہے ہیں۔اور گمراہ ہیں اسی لیے ہم پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔کیونکہ ہم فرقے بنا کر گمراہی کے راستوں پر چل رہے ہیں۔اور قرآن پاک کی ہدایت سے پاک نہیں ہوئے۔یعنی پرہیزگار نہیں بنے۔

پرہیزگار کسے کہتے ہیں اسکے لیے میری کتاب دیکھیں پرہیزگار کسے کہتے ہیں۔

سورہ مائدہ۔آیات 15 تا 16 ۔ پارہ 6

اے کتاب والو! تمہارے پاس ہمارا رسول آ چکا ہے جو تمہاری ان بہت سی باتوں کی وضاحت کر دیتا ہے جن کو تم کتاب میں سے چھپا جاتے ہو اور بہت سی باتوں کو چھوڑ بھی دیتا ہے اب تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب آ چکی ہے۔جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سلامتی کے راستوں کی ہدایت دیتا ہے۔ جو اس کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں ا۔اور اپنی اجازت سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے۔اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو روشنی اور واضح کتاب کہا جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو سلامتی کے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں۔ایسے ہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی روشنی دکھاتا ہے۔اس طرح اللہ تعالیٰ کی اجازت سے لوگ اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آ کر اللہ تعالیٰ کے سیدھے راستے کی ہدایت حاصل کر لیتے ہیں۔یعنی اھد نا الصراط المستقیم والے لوگ بن جاتے ہیں۔

سورہ کہف آیات 27 تا 31 پارہ 15

اور آپؐ اسے پڑھتے رہیں جو آپ کی طرف آپ کے رب کی کتاب سے وحی کیا گیا ہے۔اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں ہے۔اور آپ اس کے سوا ہرگز کوئی پناہ کی جگہ نہ پائیں گے۔ان لوگوں کے ساتھ صبر کرتے رہو جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اس کی رضا مندی چاہتے ہیں۔آپ ﷺ کی آنکھیں ان سے ہٹنے نہ پائیں۔کہ آپ دنیا کی زندگی کے آرائش کے طالب ہو جاؤ۔اور اس کی اطاعت نہ کرو۔جس کا دل ہم نے اپنی نصیحت یعنی قرآن سے غافل کر دیا ہے۔اور اس نے اپنی خواہش کی اطاعت کی۔اور اس کا کام حد سے بڑھا ہوا ہے۔اور کہہ دو یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے سچ ہے۔اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کر لے۔اور ہم نے ظالموں کے لئے دوزخ کی آگ تیار کر رکھی ہے۔جس کے پردے ان کو گھیر رہے ہوں گے۔

اور اگر وہ فریاد کریں گے تو پگھلتے ہوئے تانبے کی مانند کھولتا ہوا پانی ملے گا۔جو چہروں کو بھون ڈالے گا۔ان کا پینا بھی برا ہے اور رہنے کی جگہ بھی بری ہے۔بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے۔تو یقیناً ہم عمل ضائع نہیں کرتے۔جس نے اچھا عمل کیا ہوگا۔ایسے لوگوں کے لئے ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں۔ان کے نیچے نہریں رواں ہیں اور اس میں انہیں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے۔اور وہ سبز باریک ریشم اور دبیز ریشم کے کپڑے پہنیں گے۔تختوں پر تکیہ لگا کر بیٹھیں گے۔خوب ثواب ہے اور خوب آرام گاہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے سچ ہے۔اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کر لے۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی رضا مندی چاہنے والے لوگوں سے اللہ تعالیٰ پیار کا اظہار کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے خطاب کر رہے ہیں اُن لوگوں کے بارے میں جو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی چاہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ان سے آپ ﷺ کی آنکھیں ہٹنے نہ پائیں۔ کہ آپ دنیا کی زندگی کے آرائش کے طالب ہو جاؤ۔ان آیات میں ایمان والوں اور کفر کرنے والوں یعنی فرقے بنانے والوں دونوں کا ٹھکانہ اور بدلہ دکھایا گیا ہے۔ان آیات میں ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے انعامات کا ذکر ہے۔اور کفر کرنے والوں یعنی فرقے بنانے والوں کے عذاب کا ذکر ہے۔آپ ان آیات کو بار بار پڑھیں۔قرآن پاک کو صرف منہ سے مان لینے کا نام ایمان نہیں ہے۔بلکہ اس کو سچ سمجھنا اور اس سچ کے مطابق عمل کرنا ایمان والا بناتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان والا بنائے آمین۔ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے ہی ظالم ہیں۔یعنی دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔ان آیات میں کافر یعنی ظالم یعنی فرقہ پرست کا مستقبل دکھایا گیا ہے۔

سورہ لیل آیت 1 تا 21 پارہ نمبر 30

رات کی قسم جب وہ چھا جائے اور دن کی جب وہ روشن ہو۔اور اس ذات کی جس نے نر اور مادہ پیدا کیے کہ تمہاری کوشش بیشک مختلف قسم کی ہے۔جس نے عطیہ دیا۔اور پرہیزگاری اختیار کی اور بھلائی کو سچ مانا کی۔تو ہم اسے آسان راہ پر چلنے کی سہولت دیں گے اور جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا رہا۔اور بھلائی کو جھٹلایا تو ہم اسے مشکل پہنچائیں گے۔ اور جب وہ گرے گا تو اس کا مال اس کے کسی کام نہ آئے گا۔

بیشک ہدایت دینا ہمارے ذمہ ہے۔اور آخرت اور دنیا کے ہم ہی مالک ہیں۔پھر میں نے تمہیں بھڑکتی آگ سے ڈرایا ہے۔اس میں وہی داخل ہوگا۔مگر جو بڑا بد بخت ہوگا۔جس نے جھٹلایا اور پھر گیا۔اور جو بڑا پرہیز گار ہوگا اسے اس سے دور رکھا جائے گا۔جس نے پاک ہونے کی خاطر اپنا مال دیا۔اس پر کسی کا کوئی احسان نہ تھا۔جس کا وہ بدلہ چکا تا۔بلکہ اس نے صرف اپنے اعلیٰ رب کی رضامندی کے لیے کیا۔اور جلد ہی وہ راضی ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایسے انسان کو دکھا رہے ہیں۔جو احسان کرنے والا ہے۔اس کو اللہ تعالیٰ جلد راضی کرلیں گے۔جو اللہ تعالی کی رضا میں اپنا مال صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے خرچ کرتا ہے۔حالانکہ اس نے لوگوں کا کچھ دینا نہیں ہے۔یعنی کوئی قرضہ نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ لوگوں کی کوشش مختلف قسم کی ہوتی ہے۔

ایک قسم میں وہ لوگ ہیں۔ان کی کوشش مختلف قسم کی ہوتی ہے۔ یعنی جس نے عطیہ دیا۔اور پرہیز گاری اختیار کی اور بھلائی کو سچ مانا کی۔تو ہم اسے آسان راہ پر چلنے کی سہولت دیں گے۔بیشک ہدایت دینا ہمارے ذمہ ہے۔اور آخرت اور دنیا کے ہم ہی مالک ہیں۔پھر ہم نے تمہیں بھڑکتی آگ سے ڈرایا ہے۔اس میں وہی داخل ہوگا۔ جو بڑا بد بخت ہو گا۔جس نے جھٹلایا اور پھر گیا۔اور جو بڑا پرہیز گار ہوگا اسے اس سے دور رکھا جائے گا۔جس نے پاک ہونے کی خاطر اپنا مال دیا۔اس پر کسی کا کوئی احسان نہ تھا۔جس کا وہ بدلہ چکا تا۔بلکہ اس نے صرف اپنے اعلیٰ رب کی رضامندی کے لیے دیا۔اور جلد ہی وہ راضی ہو جائے گا۔

دوسری قسم کا انسان وہ ہے۔یعنی دوسری قسم کی کوشش کرنے والا وہ ہے۔جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا رہا۔اور بھلائی کو جھٹلایا تو ہم اسے مشکل پہنچائیں گے۔ اور جب وہ گرے گا تو اس کا مال اس کے کسی کام نہ آئے گا۔

بیشک ہدایت دینا ہمارے ذمہ ہے۔اور آخرت اور دنیا کے ہم ہی مالک ہیں۔پھر میں نے تمہیں بھڑکتی آگ سے ڈرایا ہے۔اس میں وہی داخل ہوگا۔مگر جو بڑا بد بخت ہوگا۔جس نے جھٹلایا اور پھر گیا۔اور جو بڑا پرہیز گار ہوگا اسے اس سے دور رکھا جائے گا۔جس نے پاک ہونے کی خاطر اپنا مال دیا۔اس پر کسی کا کوئی احسان نہ تھا۔جس کا وہ بدلہ چکا تا۔بلکہ اس نے صرف اپنے اعلیٰ رب کی رضامندی کے لیے کیا۔اور جلد ہی وہ راضی ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں پہلی قسم کی کوشش کرنے والا پاک ہونے ولا بھلائی یعنی قرآن پاک کو سچ مانتا ہے۔جبکہ دوسری قسم کا بد بخت قرآن پاک کو جھٹلاتا ہے اور اس سے پھر گیا ہے۔یا اس سے منہ موڑ رکھا ہے۔یہ جہنمی ہوگا۔

سورہ انبیاء آیات 25 تا 28 پارہ 17

اور آپ ﷺ سے پہلے ہم نے جو بھی رسول بھیجا۔اُسکی طرف یہی وحی کی۔کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔بس میری غلامی کرو۔اور وہ کہتے ہیں۔کہ رحمان اولاد رکھتا ہے۔حالانکہ وہ اس سے پاک ہے۔بلکہ وہ عزت والے غلام ہیں۔جو اس سے اگے نہیں بولتے۔اور اسکے حکم پر عمل کرتے ہیں۔وہ علم رکھتا ہے۔جو ان کے اگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے۔اور جو کچھ ان سے پہلے ہو چکا ہے۔ااور وہ کسی کی شفاعت نہیں کر سکتے۔سوائے اس کے لیے جس سے وہ راضی ہو۔اور وہ اسکے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ رسول صرف اس انسان کی شفاعت کر سکیں گے۔جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہوگا۔اور رسول اسکے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں۔

سورہ انعام آیت 119 پارہ 7

اللہ تعالیٰ کہے گا۔یہ وہ دن ہے۔جس دن سچوں کو ان کی سچائی فائدہ دیگی۔ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب موجود ہے۔جو قیامت والے دن وہ لوگوں سے کریں گے۔جو لوگ سچے ہوں گے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے سچے کام کی اطاعت کرنیوالے ہوں گے۔اور ے سچے لوگ ہوں گے۔کیونکہ یہ کسی فرقے پر نہیں ہوں گے۔ان سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جائیگا۔ اللہ تعالیٰ کہے گا۔یہ وہ دن ہے۔جس دن سچوں کو ان کی سچائی فائدہ دیگی۔ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا ہے اور وہ اللہ

تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔

سورہ توبہ آیات 71 تا72 پارہ 10

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ولی ہیں۔ یہ لوگ نیکی کے کام کی ترغیب دیتے ہیں۔اور برائی سے روکتے ہیں۔اور نماز قائم کرتے ہیں۔اور زکواۃ دیتے ہیں ۔اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔اور ان لوگوں پر بہت جلد رحم کیا جائے گا۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت غالب حکمت والا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جنتیں دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔اور پاکیزہ مکانوں کا دائمی باغات جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔اور ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا ہے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

خواتین وحضرات۔۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ مومنوں کے بارے میں بات چیت کر رہے ہیں۔ یعنی ایمان والوں کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ولی ہیں۔ یہ لوگ نیکی کے کام کی ترغیب دیتے ہیں۔اور برائی سے روکتے ہیں۔اور نماز قائم کرتے ہیں۔اور زکواۃ دیتے ہیں ۔اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔اور ان لوگوں پر بہت جلد رحم کیا جائے گا۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت غالب حکمت والا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جنتیں دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔اور پاکیزہ مکانوں کا دائمی باغات جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

اور ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا ہے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

خواتین وحضرات۔۔

آپ نے دیکھا کہ مومن یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں

آئیں ان آیات کو زرا تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

سورہ توبہ آیات 71 تا80 پارہ 10

منافق مرد اور منافق عورتیں اپس میں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔ برے کام کا حکم کرتے ہیں۔اور نیک کاموں سے منع کرتے ہیں۔اور اپنے ہاتھ بند رکھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے۔تو اللہ تعالیٰ بھی ان کو بھول گیا۔بے شک منافق لوگ نافرمان ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں سے دوزخ کی آگ کا وعدہ کر رکھا ہے۔وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔وہی ان کے لیے کافی ہے۔اور ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ۔اور ان کے لیے دائمی عذاب کا وعدہ ہے۔اُن لوگوں کی طرح جو ان سے پہلے تھے۔اور تم سے قوت میں زیادہ تھے۔مال میں اور اولاد میں زیادہ تھے۔پس انہوں نے اپنے دنیاوی فائدہ اٹھایا۔اور تم نے بھی اپنے حصے سے خوب فائدہ اُٹھایا۔اور تم بھی مشغول ہو گئے۔جس طرح وہ ہو گئے تھے۔یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہو گئے۔اور یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

کیا انہیں ثمود کی قوم اور نوح کی اور عاد کی قوم کی خبریں نہیں پہنچیں۔اور قوم ابراہیم اور مدین والے اور وہ بستیاں جو اُلٹ گئیں۔ان لوگوں کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان پر ظلم نہیں کرتا۔ بلکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ولی ہیں۔ یہ لوگ نیکی کے کام کی ترغیب دیتے ہیں۔اور برائی سے روکتے ہیں۔اور نماز قائم کرتے ہیں۔اور زکواۃ دیتے ہیں ۔اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔اور ان لوگوں پر بہت جلد رحم کیا جائے گا۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت غالب حکمت والا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جنتیں دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔اور پاکیزہ مکانوں کا دائمی باغات جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

اور ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا ہے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

اے نبی ﷺ کافروں اور منافقوں کے خلاف جہاد کیجیے۔اور ان پر سختی کیجیے۔اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔وہ قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے وہ بات نہیں کہی۔اور انہوں نے کفر کی بات ضرور کہی ہے اور اس طرح اسلام لانے کے بعد وہ کافر ہو گئے۔اور ان باتوں کا ارادہ کیا جن میں وہ کامیاب نہ ہو سکے۔اور انہوں نے صرف اس بات کا انتقام لیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے ان کو غنی کر دیا۔پھر اگر وہ توبہ کر لیں۔تو ان کے لیے بہتر ہوگا۔اور اگر وہ پھر جائیں تو اللہ تعالیٰ انہیں دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا۔اور ان کے لیے تمام دنیا میں کوئی مددگار اور ولی نہیں ہوگا۔

اوران میں سے بعض وہ ہیں ۔جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا ۔اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے فضل سے دیا تو ہم ضرور صدقہ دیں گے ۔اور نیک لوگوں میں سے ہو جائیں گے ۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے دیا۔تو اس میں سے کنجوسی کرنے لگے اور وہ پھر گئے ۔اور وہ پھرنے والے ہی تھے ۔

۔پس ان کا انجام دیکھو نفاق ان کے دلوں میں ہے اس دن تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملیں گے ۔کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا اور انہوں نے اس عہد کی خلاف ورزی کی اور وہ اللہ تعالیٰ سے جھوٹ بولتے رہے ۔

۔کیا وہ نہیں جانتے ۔کہ اللہ تعالیٰ ان کے راز اور سرگوشیوں سے بھی واقف ہے ۔اور یہ کہ اللہ تعالیٰ غیب کی باتوں کو خوب جانتا ہے ۔

یہ لوگ ایسے ہیں کہ مومنوں میں سے جو خوشی سے صدقات کرتے ہیں ۔ان پر الزام لگاتے ہیں وہ وہ جو اپنی محنت کے سوا نہیں پاتے ۔تو وہ ان سے مذاق کرتے ہیں ۔اللہ تعالیٰ ان کا مذاق کرے گا ۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ۔آپ ﷺ ان کے لیے بخشش مانگیں یا نہ مانگیں اگر آپ ﷺ ان کے لیے ستر بار بھی بخشش مانگیں گے ۔تو بھی اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بخشے گا ۔یہ اسلیے کہ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے اور اللہ تعالیٰ کافر قوم کو ہدایت نہیں کرتا ۔

خواتین وحضرات ۔

آپ نے دیکھا ۔کہ ان آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے ۔ایمان والے مردوں کو اور ایمان والی عورتوں کو اور کافر اور منافق مردوں اور عورتوں کو دکھایا گیا ہے ۔جو اسلام لانے کے بعد کافر ہو گئے ۔یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کا اقرار کرنے کے بعد پھر اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہو گئے ۔یعنی فرقہ پرستی میں الجھ گئے ۔

سورہ الحدید آیات 12 تا 17 پارہ 27

جس دن آپ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھیں گے ۔کہ ان کے دائیں اور سامنے ان کی روشنی دوڑ رہی ہو گی ۔تمھیں آج خوشخبری ہے ۔ایسے جنتوں کی جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ۔جہاں تم ہمیشہ رہو گے ۔یہی سب سے بڑی کامیابی ہے ۔جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے ۔کہ ہماری طرف دیکھو ۔ہم تمھارے نور سے روشنی حاصل کریں ۔ان سے کہا جائے گا ۔کہ تم واپس لوٹ جاؤ ۔اور اپنی روشنی پیچھے تلاش کرو ۔پھر ان کے درمیان دیوار ایک کھڑی کر دی جائے گی ۔جس میں ایک دروازہ ہو گا ۔اس کے اندر تو رحمت ہو گی ۔او اس کا جو ظاہر ہے یعنی بیرونی جانب عذاب ہو گا ۔وہ انہیں پکاریں گے ۔کہ کیا ہم تمھارے ساتھ نہ تھے ۔وہ کہیں گے ۔کیوں نہیں ۔لیکن تم نے خود اپنے آپ کو فتنے میں ڈالے رکھا ۔اور انتظار کرتے رہے ۔اور شک کرتے رہے ۔اور تمھاری تمناؤں نے تمھیں دھوکہ دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ پہنچا ۔اور دھوکے باز تمھیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکہ دیتا رہا ۔پس آج کے دن نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا ۔اور نہ اُن سے جنہوں نے کفر کیا ۔تم سب کا ٹھکانہ آگ ہے ۔وہی تمھاری رفیق ہے اور بہت برا ٹھکانہ ہے ۔جو لوگ ایمان لائے ہیں کیا ان کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ اللہ تعالیٰ کی نصیحت اور جو سچ نازل ہوا ہے ۔اس سے ان کے دل نرم ہو جائیں اور اس کے آگے جھک جائیں ۔جنہیں اس سے پہلے کتاب دی گئی تھی ۔پھر ایک لمبی مدت ان پر گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر نافرمان بنے ہوئے ہیں ۔

خواتین وحضرات ۔

آپ نے دیکھا ۔کہ ان آیات میں تین قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے ۔ایمان والے مردوں کو اور ایمان والی عورتوں کو اور کافر اور منافق مردوں اور عورتوں کو دکھایا گیا ہے ۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں روشنی کا ذکر ہے ۔روشنی قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے ۔ایمان والے یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے یعنی قرآن پاک کی روشنی میں زندگی بسر کرنے والے قیامت والے دن قرآن پاک کی روشنی کے ساتھ ہوں گے ۔ قرآں پاک کی روشنی ویسے ہی ان کے ساتھ ہو گی ۔ایسے ہی جیسے ٹارچ کسی نے دائیں ہاتھ میں پکڑی ہو اور وہ سیدھا اپنے راستے پر چلتا جائے ۔ایمان یعنی روشنی والوں کے لیے خوشخبری ہے ۔کہ ان کے لیے جنتیں ہیں ۔اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے ۔منافق مرد اور منافق عورتیں ان لوگوں سے کہیں گے ۔کہ زرا ہماری طرف دیکھو تا کہ ہم تمھاری روشنی سے کچھ فائدہ اٹھالیں ۔جو ان کے ساتھ دوڑ رہی ہو گی ۔منافق لوگوں سے کہا جائے گا ،ہٹ جاؤ ۔کہ اپنی روشنی کہیں اور تلاش کرو اور اس کے بعد ان کے درمیان ایک دیوار حائل ہو جائے گی ۔جس کے اندر ایک دروازہ ہو گا ۔اس کے اندر رحمت ہو گی اور باہر عذاب ہو نگے ۔ یہ وہ لوگ ہو نگے جو کافر اور منافق ہوں گے ۔یاد رہے کہ قرآن پاک میں کافر اور منافق فرقہ بنانے والوں کو کہا گیا ہے ۔کافر اور منافق کو دیکھنے کے لیے میری کتابیں دیکھیں ۔کافر کسے کہتے ہیں ۔منافق کسے کہتے ہیں ۔

ان آیات میں ایمان والوں اور منافقوں یعنی فرقہ پرستوں کی بحث دکھائی گئی ہے ۔جب وہ ان سے روشنی طلب کریں گے ۔کہ ہم بھی تو تمھارے ساتھ تھے ۔

وہ کہیں گے ۔کیوں نہیں ۔لیکن تم نے خود اپنے آپ کو فتنے میں ڈالے رکھا ۔اور انتظار کرتے رہے ۔اور شک کرتے رہے ۔اور تمھاری تمناؤں نے تمھیں دھوکہ دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ پہنچا ۔اور دھوکے باز تمھیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکہ دیتا رہا ۔پس آج کے دن نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا ۔اور نہ اُن سے جنہوں نے کفر کیا ۔یعنی جنہوں نے فرقے بنائے ۔تم سب کا ٹھکانہ آگ ہے ۔وہی تمھاری رفیق ہے اور بہت برا ٹھکانہ ہے ۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں ۔اللہ تعالیٰ پوچھ رہیں ہیں جو لوگ ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہیں ان کے دل اس سچی نصیحت کے کب

فرمابردار رہونگے ۔

سورہ انعام آیات 51 تا 55 پارہ 7

اور آپ ﷺ اُن لوگوں کو اپنے پاس سے دور نہ کیجیے۔ جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ اور اس کی رضا چاہتے ہیں۔ نہ اُن کا حساب آپ ﷺ کے ذمہ ہے۔ اور نہ آپ ﷺ کا حساب اُن کے ذمہ ہے۔ اگر آپ ﷺ اُنہیں کردیں گے۔ تو ظالموں میں سے ہوجائیں گے۔ اس طرح ہم نے بعض لوگوں کو بعض لوگوں سے آزمایا ہے۔ تاکہ وہ کہیں کہ کیا یہی ہیں وہ لوگ جن پر ہم میں سے اللہ تعالیٰ نے اپنا احسان کیا ہے۔ تو کیا اللہ تعالیٰ اپنے شکرگزار بندوں کے لیے کافی نہیں ہے۔ اور جب آپ ﷺ کے پاس وہ لوگ آئیں۔ جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ تو ان سے کہیے کہ تم پر سلامتی ہو۔ تم پر رحم کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے اُوپر فرض کرلیا ہے۔ کہ تم میں سے جو کوئی جہالت سے برا عمل کرے۔ اس کے بعد توبہ کرلے۔ اور اپنی اصلاح کرلے۔ تو بیشک اللہ تعالیٰ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اور اس طرح ہم اپنی آیات تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ تاکہ مجرموں کا راستہ واضح ہوجائے۔

خواتین وحضرات۔۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے والے لوگوں کا کیا مرتبہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرمارہے ہیں۔ کہ اگر تم نے ان لوگوں کو خود سے دور کیا۔ تو ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ یعنی اگر میری نافرمانی کی۔ تو تمھارا شمار نافرمانوں میں سے ہوگا۔

خواتین وحضرات۔۔

ظلم وہ گناہ ہے۔ جو معاف نہیں ہوگا۔ اگر سرزد ہوجائے۔ تو توبہ کے ساتھ اگر اپنی اصلاح نہ کی۔ تو معاف نہیں ہوگا۔۔ پھر اللہ تعالیٰ نبی ﷺ سے فرماتے ہیں۔ کہ ایمان والے لوگوں کو اسلام وعلیکم کہیے۔ یعنی جو قرآن پاک کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ اُنسے کہیے کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر رحم کرنا اپنے اُوپر فرض کرلیا ہے۔

خوتین وحضرات۔۔

آپ ﷺ کے دور میں لوگ اُن لوگوں کا مذاق اُڑاتے تھے۔ جو آپ ﷺ کے پاس آتے تھے۔ لوگ اُن پر طنز کستے۔ کہ کیا یہ وہ لوگ ہیں۔ جن پر اللہ تعالیٰ بہت مہربان ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ کیا اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کے لیے کافی نہیں ہے

خواتین وحضرات۔۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے محبوب لوگوں کی قدر اور منزلت دکھائی گئی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں امیری غریبی خوب صورتی بدصورتی کوئی چیز نہیں۔ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے والوں اور ایمان والوں کا مرتبہ اور درجہ دکھایا گیا ہے۔۔۔۔

خواتین وحضرات۔۔

ہمارے ہاں فرقہ پرستوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کو بلکل نظرانداز کردیا ہے۔ اور لوگوں کو نئے نئے انداز اور دین اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا زریعہ بتارہے ہیں۔

حالانکہ اصل سچ تو قرآن پاک کا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سورہ انعام کی ایت ۹۹ کے پہلے حصے میں فرماتے ہیں۔ کہ آپ ﷺ کی زمہ داری صرف یہی ہے۔ کہ پیغام پہنچادیں۔

سورہ آل عمرآن آیات 15 تا 17 پارہ 3

کہہ دو کہ کیا میں اس سے بہتر چیز تمھیں بتاؤں۔ جو لوگ پرہیزگاری اختیار کریں گے۔ اُن کے رب کے پاس ان کے لیے ایسے باغ ہوں گے۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور ان کو پاک جوڑے میسر آئیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھنے والا ہے۔

جو لوگ کہتے ہیں۔ اے ہمارے رب بیشک ہم ایمان لائے ہیں۔ بس ہمارے گناہ بخش دے۔ صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور فرمابردار اور خدا کے راستے میں خرچ کرنے والے اور سحر کے وقت استغفار کرنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے گواہی دی کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور فرشتے اور علم والے والے انصاف کے ساتھ قائم رہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ک سوا کوئی معبود نہیں ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات۔۔

ان آیات میں رسول ﷺ پرہیزگاروں کے بارے میں بات چیت کررہے ہیں۔ یعنی قرآن پاک کے زریعے پاک ہونے والے لوگون کے بارے میں بات کررہے ہیں۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ کیا میں اس سے بہتر چیز تمھیں بتاؤں۔ جو لوگ پرہیزگاری اختیار کریں گے۔ اُن کے رب کے پاس ان کے لیے ایسے باغ ہوں گے۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور ان کو پاک جوڑے میسر آئیں گے۔ اور سب سے بڑی بات کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے

غلاموں کو خوب دیکھنے والا ہے۔

جولوگ یہ کہتے ہیں۔اے ہمارے رب بیشک ہم ایمان لائے ہیں۔بس ہمارے گناہ بخش دے۔صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور فرمابردار اور خدا کے راستے میں خرچ کرنے والے اور سحر کے وقت استغفار کرنے والے ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے گواہی دی کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔اور فرشتے اور علم والے والے انصاف کے ساتھ قائم رہے۔کہ اللہ تعالیٰ ک سوا کوئی معبود نہیں ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

ان آیات میں پرہیزگاروں پر سلامتی بھیجی گئی ہے۔

سورہ نحل آیات 23 تا 32۔ پارہ نمبر 14

جو کچھ یہ لوگ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں بیشک اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے۔بیشک اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔اور جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے تو وہ کہتے ہیں۔پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں تاکہ وہ قیامت کے دن اپنے بوجھ تو پورے کے پورے اٹھائیں۔اور کچھ ان لوگوں کے بوجھا بھی اُٹھائیں۔جن کو وہ بغیر علم کے گمراہ کرتے رہے۔

خبردار رہو۔کیسا برا بوجھ ہے جو وہ اٹھا رہے ہیں۔جو ان سے پہلے لوگ تھے۔ وہ لوگ چالیں چلتے رہے۔پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے فریب کی عمارت کو بنیادوں سے اُکھاڑ دیا۔اور اوپر سے چھت بھی ان پر گرادی۔اور انہیں عذاب اُس جگہ سے آیا جہاں سے ان کا وہم وگمان بھی نہ تھا۔پھر قیامت کے دن انہیں اللہ تعالیٰ رسوا کرے گا اور پوچھے گا وہ میرے شریک کہاں ہیں جن کے بارے میں تم جھگڑا کیا کرتے تھے۔جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا وہ کہیں گے آج کافروں کے لیے رسوائی ہے۔

جب فرشتے ان کو موت دینے آتے ہیں۔جو اپنے اوپر ظلم کر رہے ہوتے ہیں تو پھر فرمابردار بن جاتے ہیں۔ہم کوئی برائی تو نہیں کر رہے تھے۔فرشتے کہیں گے کیوں نہیں جو کچھ تم کر رہے تھے اللہ تعالیٰ بیشک اسے خوب جانتا ہے۔بس جہنم کے دروازوں سے اس میں داخل ہو جاؤ تم اس میں رہو گے۔تکبر کرنے والوں کا بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔اور جب پرہیزگاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل کیا ہے وہ کہتے ہیں بھلائی۔۔ایسے لوگ جنہوں نے احسان کیے۔ان کیلئے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو بہت بہتر ہے اور پرہیزگاروں کیلئے بہت ہی اچھا گھر ہے۔ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں۔جن میں داخل ہونگے۔ان میں نہریں جاری ہوں گی اور جو کچھ وہ چاہیں گے انہیں ملے گا اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو اسی طرح بدلہ دیتا ہے۔اور وہ پرہیزگار جو پاک ہوتے ہیں۔فرشتے ان کو موت دینے آتے ہیں تو کہتے ہیں تم پر سلام ہو جو عمل تم کرتے رہے اس کے صلے میں جنت میں داخل ہو جاؤ۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں اور پرہیزگاروں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ فرقہ پرستوں سے جب قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جاتا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ نے کیا نازل کیا ہے۔تو فرقہ پرست جواب دیتے ہیں۔پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں تاکہ وہ قیامت کے دن اپنے بوجھ تو پورے کے پورے اٹھائیں۔اور کچھ ان لوگوں کے بوجھا بھی اُٹھائیں۔جن کو وہ بغیر علم کے گمراہ کرتے رہے۔

سنو۔کیسا برا بوجھ ہے جو وہ اٹھا رہے ہیں۔جو ان سے پہلے لوگ تھے۔ وہ لوگ بھی اسی طرح چالیں چلتے رہے۔پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے فریب کی عمارت کو بنیادوں سے اُکھاڑ دیا۔اور اوپر سے چھت بھی ان پر گرادی۔اور انہیں عذاب اُس جگہ سے آیا جہاں سے ان کا وہم وگمان بھی نہ تھا۔پھر قیامت کے دن انہیں اللہ تعالیٰ رسوا کرے گا اور پوچھے گا وہ میرے شریک کہاں ہیں جن کے بارے میں تم جھگڑا کیا کرتے تھے۔جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا وہ کہیں گے آج کافروں کے لیے رسوائی ہے۔

جب فرشتے ان کو موت دینے آتے ہیں۔جو اپنے اوپر ظلم کر رہے ہوتے ہیں تو پھر فرمابردار بن جاتے ہیں۔ہم کوئی برائی تو نہیں کر رہے تھے۔فرشتے کہیں گے کیوں نہیں جو کچھ تم کر رہے تھے اللہ تعالیٰ بیشک اسے خوب جانتا ہے۔بس جہنم کے دروازوں سے اس میں داخل ہو جاؤ تم اس میں رہو گے۔تکبر کرنے والوں کا بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

آپ نے دیکھا کہ فرقہ پرستوں کے پاس قرآن پاک کا علم تو ہوتا نہیں۔لہذا وہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔فرقہ پرست بہت برا بوجھ اُٹھا رہے ہیں۔اور تمام فرقہ پرست اپنے فرقوں کے لیے جھگڑا کرتے ہیں۔اس طرح شرک کرتے ہیں۔انہوں نے اپنا معبود اللہ تعالیٰ کے بجائے اپنے فرقوں کو بنا رکھا ہے۔

پھر فرشتے جب پرہیزگاروں سے پوچھتے ہیں۔کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل کیا ہے وہ کہتے ہیں بھلائی۔۔ایسے لوگ جنہوں نے احسان کیے۔ان کیلئے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو بہت بہتر ہے اور پرہیزگاروں کیلئے بہت ہی اچھا گھر ہے۔ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں۔جن میں داخل ہونگے۔ان میں نہریں جاری ہوں گی اور جو کچھ وہ چاہیں گے انہیں ملے گا۔اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو اسی طرح بدلہ دیتا ہے۔اور وہ پرہیزگار جو پاک ہوتے ہیں۔فرشتے ان کو موت دینے آتے ہیں تو کہتے ہیں تم پر سلام ہو جو عمل تم کرتے رہے اس کے صلے میں جنت میں داخل ہو جاؤ۔

خواتین وحضرات۔

ان آیات میں ظالم اور پرہیز گار کی مکمل پہچان کروائی گئی ہے۔ظالم یعنی نافرمان وہ ہے۔جو قرآن پاک کے بارے میں تکبر کرتا ہے۔کہ اس میں صرف پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔یہ لوگوں کو فریب دے رہے ہیں۔مثلاً ہر فرقے والے ہر آیت کو اپنے مفسر کی نظر سے دیکھتا ہے۔جو مطلب وہ بتاتا ہے۔اس کو مان لیا جاتا ہےاور اللہ تعالیٰ کی بات کو رد کر دیا جاتا ہے ۔یعنی جو مفسر ظاہر کرتا ہے۔وہ ٹھیک ہےاور جو چھپاتے ہیں۔وہ بھی ٹھیک ہے گویا کہ مفسر بڑا خدا ہے۔اور اللہ تعالیٰ چھوٹا خدا ہے۔یہ شرک ہے۔ایسے ظالموں کو مرتے ہی جہنم کا تحفہ مل جاتا ہے۔ایسے مشرکوں سے اللہ تعالیٰ کہے گا ۔کہ میرے شریک کہاں ہیں۔نافرمانوں کے لیے قیامت ذلیل کر دینے والا دن ہے۔

پرہیز گار کا مطلب ہے۔قرآن پاک سے اپنی اصلاح کرنے والا۔ایسے لوگوں سے جب مرتے وقت فرشتے پوچھیں گے۔کہ اللہ تعالیٰ نے کیا نازل کیا تھا۔تو وہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے بھلائی نازل کی تھی۔ایسے لوگوں سے فرشتے کہیں گے۔کہ تم پر سلامتی ہو۔جنت میں داخل ہو جاوٴ۔ایک پرہیز گار کو مرتے ہی جنت کا تحفہ مل جاتا ہے۔

کافر کسے کہتے ہیں۔ظالم کسے کہتے ہیں۔پرہیز گار کسے کہتے ہیں ان کی تفصیل جاننے کے لیے میری کتابیں دیکھیں۔

سورہ توبہ آیات 107 تا 111 پارہ 11

اور وہ لوگ جنھوں نے مسجد ضرار کفر کرنے کے لیےاور مومنوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لیےاور اُن لوگوں کو پناہ دینے کے لیے مسجد بنائی۔جو پہلے سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے لڑتے ہوں

اور البتہ وہ قسمیں کھائیں گے۔کہ ہمارا بھلائی کے سوا اور کوئی ارادہ نہیں۔اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے۔کے بے شک یہ جھوٹے ہیں۔

آپ ﷺ اس مسجد میں کھڑے نہ ہوں۔البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پرہیز گاری پر رکھی گئی ہو۔اس بات کی زیادہ حقدار ہے۔کہ آپ ﷺ اس میں کھڑے ہوں۔اس میں ایسے لوگ ہیں۔جو چاہتے ہیں۔کہ وہ پاک ہو جائیں۔اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

تو کیا وہ انسان جو اپنی عمارت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے ڈر اور اُس کی رضا پر قائم کرے۔وہ زیادہ بہتر ہے۔یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایسی وادی کے کنارے رکھی ہو۔جو گرنے کو ہو۔پھر اس کو دوزخ کی آگ میں گرا دے۔اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔اُن کی جو عمارت جو انہوں نے بنائی۔ان کے دلوں میں شک ڈالنے والی ہے۔مگر صرف کہ ان کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کا مال خرید لیا ہے۔اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے لڑتے ہیں۔وہ قتل کرتے ہیں۔اور قتل ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ وعدہ تورات انجیل اور قرآن میں سچا ہے۔اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اپنے وعدے کو کون پورا کرنے والا ہے۔بس تم خوش رہو۔اس سودے پر۔جو تم نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہے۔اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آیات میں اُن لوگوں کی بات کر رہے ہیں۔جو کفر کرنے کے لیےاور مومنوں میں اختلافات پیدا کرنے کے لیے مسجد ضرار بنائی یعنی فرقہ پرستی کے لیےاور مومنوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لیے مسجد بنائی۔حالانکہ وہ قسمیں کھاتے ہیں۔کہ اُن کا ارادہ بھلائی کے سوا اور کوئی نہیں۔مگر ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں۔کہ بے شک یہ جھوٹے ہیں۔کیونکہ یہ کفر کرنے یعنی فرقہ بنانے اور مومنوں میں اختلاف پیدا کرتے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے فرمایا۔کہ وہ مسجد جس کی بنیاد پرہیز گاری پر رکھی گئی ہو۔اس بات کی زیادہ حقدار ہے۔کہ رسول ﷺ اس میں کھڑے ہوں۔اس میں ایسے لوگ ہیں۔جو چاہتے ہیں۔کہ وہ پاک ہو جائیں ۔اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔تو کیا وہ انسان جو اپنی عمارت اللہ تعالیٰ کے ڈر اور اس کی رضا پر قائم کرے۔وہ زیادہ بہتر ہے۔یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایسی وادی کے کنارے رکھی ہو۔جو گرنے کو ہو۔پھر اِس کو جہنم کی آگ میں گرا دے۔اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ایسے لوگ جو عمارتیں یعنی مسجدیں بناتے ہیں۔وہ ان کے دل میں شک ڈالنے والی ہے۔مگر صرف یہ کہ ان کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ کو فرقہ واریت سے کتنی نفرت ہے۔کہ فرقہ پر بننے والی مسجد میں رسول ﷺ کو کھڑے ہونے کی اجازت نہیں۔کیونکہ یہ کفر کرنے یعنی فرقہ بنانے کے لیےاور مومنوں میں اختلاف ڈالنے کے لیے ہے۔ایسے لوگوں کی مسجد کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔کہ وہ ایسی وادی کے کنارے پر ہے۔جو وادی میں گرنے والی ہو۔اور پھر ان کو لے کر جہنم میں گرے۔پھر اللہ تعالیٰ ان فرقہ بنانے والوں کے دلوں کے بارے میں کہتے ہیں۔کہ شک میں پڑے رہیں گے۔یہاں تک کہ اُن کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔

پھر اللہ تعالیٰ ایک ایسی مسجد کی بات کر رہے ہیں۔ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ وہ مسجد زیادہ حق رکھتی ہے کہ آپ ﷺ اِس میں کھڑے ہوں۔ یہ وہ مسجد ہے۔ جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی ہو۔ جس میں ایسے لوگ ہیں۔ جو چاہتے ہیں۔ کہ وہ پاک ہو جائیں۔ اور اس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی رضا پر قائم کی گئی ہو۔

- سورہ نساء آیت 69 تا 70 پارہ 5

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا۔ تو وہ آخرت میں اُن لوگوں کے ساتھ ہوگا۔ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا۔ نبیوں صدیقوں اور شہیدوں اور صالح لوگوں کے ساتھ اور یہ لوگ بڑے ہی اچھے ساتھی ہیں۔ یہ فضل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ علم رکھنے والا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے ان آیات میں اُن لوگوں کو دیکھا۔ جو سورہ فاتحہ میں انعام والے ہیں اور جو گمراہ نہیں تھے۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا۔ یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرے گا۔ تو وہ آخرت میں اُن لوگوں کے ساتھ ہوگا۔ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا۔ نبیوں صدیقوں اور شہیدوں اور صالح لوگوں کے ساتھ اور یہ لوگ بڑے ہی اچھے ساتھی ہیں۔ یہ فضل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ علم رکھنے والا۔

- سورہ فتح آیات 28 تا 29 پارہ 26

وہی ہے جس نے رسول ﷺ کو سچے دین کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے۔ اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور جو لوگ آپ ﷺ کے ساتھ ہیں۔ وہ کافروں پر سخت ہیں۔ اور آپس میں رحم دل ہیں۔ تم انہیں رکوع اور سجود میں دیکھو گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور فضل کی تلاش میں رہتے ہیں۔ ان کی علامت ہے کہ ان کے چہروں میں سجدوں کے اثر ہیں۔ ان کے یہ مثال تورات میں بھی ہے اور انجیل میں جیسے ایک کھیتی ہو۔ جس نے اپنی کونپل نکالی۔ پھر اس کو قوی کر دیا۔ پھر وہ موٹی ہوگئی۔ پھر اپنے تنے پر کھڑی ہوگی۔ اور کسان کو خوش کرنے لگی۔ تا کہ ان سے غصے میں لائے کافروں کو۔ اور ان میں سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ایمان والوں سے اور صالح اعمال کرنے والوں سے ہے۔ بخشش کا اور بہت بڑے اجر کا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو دکھا رہے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں۔ یہ لوگ رسول ﷺ کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں پر بڑے سخت ہوتے ہیں۔ ان کی علامت ہے کہ ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر ہیں۔ یہ لوگ ایک کھیتی کی طرح ہیں۔ جس نے کونپل نکالی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو مضبوط کر دیا۔ پھر وہ موٹی ہوگئی۔ پھر اپنے تنے پر کھڑی ہوگی۔ اور کسان کو خوش کرنے لگی۔ اس طرح رسول ﷺ کے ساتھی مظبوط ہوں گے۔ ان سے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے دل جلیں گے۔ ان کو غصہ آئیگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی کھیتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کو خوش کرتی ہے۔ ایسے لوگ ہر دور میں رسولوں کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا زکر تورات اور انجیل میں ہے۔ جو لوگ رسول ﷺ کے ساتھ ہیں وہ کافروں یعنی فرقہ پرستوں پر بڑے سخت ہوتے ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہیں یا شیطان کی پارٹی ؟

آج میں قرآن پاک سے ایک کہانی پیش کر رہی ہوں۔ کہ وہ کون سے لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہوں گے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوں گے

جب ہم سکول میں پڑھتے ہیں۔ تو ہمارے استاد جو سند یافتہ ہوتے ہیں۔ اور یقیناً ہم سے علم میں بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ جب ہمیں کہانی یا نظم پڑھاتے ہیں۔ تو مشکل الفاظ کے معنی اور مطلب ساتھ ساتھ لکھواتے جاتے ہیں۔ اس طرح ہمیں کہانی یا نظم کی سمجھ آسانی سے آجاتی ہے۔ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا علم ہے۔ قرآن پاک کی تعلیمات سمجھانے کیلئے کسی کے پاس اللہ تعالیٰ سے زیادہ علم نہیں ہے۔ اس ضرورت کو اللہ تعالیٰ نے اسطرح پورا کیا ہے۔ کہ قرآن پاک بذات خود ایک ڈکشنری کی ضرورت پوری کرتا ہے۔ یعنی قرآن پاک اللہ تعالیٰ کے باتوں کی ڈکشنری ہے۔ کوئی اس کو بدل نہیں سکتا۔ اس لیے ہم قرآن پاک کے الفاظ کا مطلب قرآن پاک سے ہی تلاش کریں گے۔ اسی طرح کی آیات آپ کے

سامنے پیش خدمت ہیں۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی باتوں کو ہی ڈکشنری کہا ہے۔ قرآن پاک کے کسی بات کا مطلب قرآن پاک سے باہر تلاش نہیں کر سکتے۔ قرآن پاک سے آیات پیش ہیں۔ ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے

- سورہ انعام آیات 114 تا 116 پارہ نمبر 8

کیا میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور انصاف کرنے والا تلاش کروں ۔ وہی تو ہے جس نے تمھاری طرف تفصیل سے ایک کتاب نازل کی ہے ۔اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے ۔وہ جانتے ہیں کہ یہ قرآن پاک تمھارے رب کی طرف سے سچائی کیساتھ نازل ہوا ہے ۔اس لئے آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں ۔اور تمھارے رب کی بات سچائی اور انصاف کے اعتبار سے مکمل ہے ۔کوئی اُس کی باتوں کو بدلنے والا نہیں ہے ۔ وہ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے ۔اور آپ دنیا کے اکثر لوگوں کی اطاعت کرتے رہے ۔تو یہ لوگ آپ کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیں گے ۔ یہ صرف گمان کی اطاعت کرتے ہیں ۔اور صرف خیالی باتیں کرتے ہیں ۔

خواتین وحضرات:

آپ نے رسول ﷺ کا خطاب پڑھا ۔جو تمام لوگوں کے نام ہے ۔ان آیات سے ثابت ہوا ۔کہ قرآن پاک بذات خود اللہ تعالیٰ کی باتوں کی ڈکشنری ہے ۔اور کوئی اللہ تعالیٰ کی باتوں کو بدل نہیں سکتا ۔اور قرآن پاک کی باتیں سچائی اور انصاف کے اعتبار سے مکمل ہیں ۔اور قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفصیل کے ساتھ نازل ہوا ہے ۔کیا ان باتوں کے باوجود لوگ کوئی اور انصاف کرنے والا تلاش کرتے ہیں ۔

خواتین وحضرات:

آپ نے غور کیا کہ قرآن پاک کی باتیں اللہ تعالیٰ کیلئے سند کا درجہ رکھتی ہیں ۔ یہ رسول ﷺ کیلئے سند کا درجہ رکھتی ہیں ۔ اور یہی ہمارے لے بھی سند کا درجہ رکھتی ہیں ۔اگر ہم نے دنیا کے لوگوں کی اطاعت کی تو وہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیں گے ۔آئیں اب قرآن پاک کی ڈکشنری سے معلوم کرتے ہیں ۔کہ ہمیں قرآن پاک کون سکھا سکتا ہے ۔

سورہ رحمٰن آیات 1 تا 2

رحمٰن نے قرآن پاک سکھایا ۔یعنی بڑے ہی مہربان نے قرآن پاک سکھایا۔

خواتین وحضرات:

کیا ہم لوگ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ سے سیکھتے ہیں ۔یعنی قرآن پاک بذات خود اللہ تعالیٰ کی باتوں کی ڈکشنری ہے ۔اس ڈکشنری کی مدد سے اللہ تعالیٰ کو انصاف کرنے والا حاکم سمجھتے ہوئے قرآن پاک سیکھتے ہیں ۔

خواتین وحضرات:

آج ہم قرآن پاک کی ڈکشنری کی مدد سے سورہ المجادلہ کی آیات 18 تا 22 کے ترجمے میں غور کریں گے ۔اور ان آیات کو اللہ تعالیٰ سے سیکھیں گے ۔ان آیات میں ہم غور کریں گے ۔کہ ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہیں ۔یا شیطان کی پارٹی کے لوگ؟ یعنی ہم اللہ تعالیٰ کا گروہ ہیں ۔یا شیطان کا گروہ ہیں ۔یعنی قرآن پاک کی نظر میں ہمارا شمار کس پارٹی کے ساتھ ہے ۔

خواتین وحضرات:

اب میں آپ کے سامنے جن آیات کا ترجمہ پیش کرنا چاھتی ہوں ۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دو طرح کے لوگ دکھائے ہیں ۔ایک قسم اُن لوگوں کی ہے ۔جو شیطان کی پارٹی کے لوگ ہیں ۔اور دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے ۔جو اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہیں ۔اگر ہم ان آیات میں غور کریں گے ۔تو ہم بڑی آسانی سے فیصلہ کر سکتے ہیں ۔کہ ہم شیطان کی پارٹی کے لوگ ہیں ۔یا اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہیں ۔جب ہم سکول میں نظم یا نثر پڑھتے ہیں ۔تو جسطرح نظم یا نثر کو سمجھنے کیلئے مشکل الفاظ کے نیچے نشان لگا دیتے ہیں ۔اور اس کے معنی یاد کر لیے جاتے ہیں ۔جس سے ہمیں نظم یا کہانی پوری سمجھ میں آجاتی ہے ۔اسی طرح آج میں بھی اپنی آیات میں آنے والے مشکل الفاظ کے نیچے نشان لگاؤں گی ۔پھر قرآن پاک کی ڈکشنری سے اس کے معنی اور مطلب دکھاؤں گی ۔

تا کہ عبارت سمجھنے میں کسی قسم کا شک نہ رہے ابہام نہ رہے ۔اور قرآن پاک کی آیات ایک کہانی کی طرح ہم پر واضح ہو جائیں ۔

سورہ المجادلہ آیات 18 تا 22 پارہ 28

جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو اُٹھائے گا ۔تو یہ اُس کے سامنے بھی ایسے ہی قسمیں کھائیں گے ۔جیسے تمھارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں ۔کہ اس طرح ان کا کچھ بن جائے گا ۔یاد رکھو کہ بے شک یہی لوگ جھوٹے ہیں ۔ان پر شیطان نے قابو پا لیا ہے ۔ اُس نے اِن سے اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک بھلا دیا ہے ۔یہی لوگ شیطان کی پارٹی کے لوگ ہیں ۔ یاد رکھو کہ بے شک شیطان کی پارٹی کے لوگ ہی نقصان اٹھانے والے ہیں ۔

بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں ۔ یہی ذلیل ترین لوگ ہیں ۔اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے ۔کہ میں اور میرے رسول ہی غالب رہیں گے ۔

بے شک اللہ تعالیٰ بڑا طاقت ور غالب ہے۔

آپ اُن لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ایسا نہیں پائیں گے۔

کہ وہ ایسے لوگوں سے محبت رکھیں۔ جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرنے والے ہوں۔خواہ وہ ان کے باپ ہوں۔خواہ بیٹے ہوں یا بھائی ہوں۔ یا ان کے خاندان والے ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں۔جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لکھ دیا ہے۔اوران کی مدد ایک روح کے ذریعے کی ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ جنتوں میں داخل کرے گا ۔جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا۔اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔ یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہیں۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہی کامیاب ہونے والی ہے۔

خواتین وحضرات:

اب ہم تین نشان دہ مشکل الفاظ کا مطلب اور معنی قرآن پاک کی ڈکشنری سے معلوم کرتے ہیں تا کہ آیات ہم پر ایک کہانی کی طرح واضح ہو جائیں۔

تین نشان زدہ مشکل الفاظ یہ ہیں۔

(1) نصیحت

(2) ایمان

(3) روح

☆ سوال نمبر 1۔ نصیحت کیسے کہتے ہیں؟

جواب: سورہ حجر آیت 9 پارہ 14

بے شک ہم نے ہی نصیحت کو نازل کیا ہے۔اور بے شک ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں۔اور نصیحت کے نام سے پکار رہے ہیں۔اس آیت سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کا ایک صفاتی نام نصیحت بھی ہے۔

☆ سوال نمبر 2۔ایمان کیسے کہتے ہیں؟

جواب: سورہ شوریٰ آیات 52 تا 53 پارہ 25

اور اسطرح ہم نے اپنے حکم سے ایک روح آپ ﷺ کی طرف وحی کی۔اس سے پہلے آپ ﷺ نہیں جانتے تھے۔کہ کتاب اور ایمان کیا ہوتا ہے۔لیکن اس قرآن کو ہم نے روشنی بنا دیا۔اس سے ہم اپنے غلاموں میں جیسے چاہتے ہیں۔ہدایت دیتے ہیں۔اور بے شک آپ ﷺ سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کررہے ہیں۔اُس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جو آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز کا مالک ہے۔یادرکھو کہ سارے معاملات اللہ تعالیٰ کی طرف ہی لوٹائے جاتے ہیں۔

خواتین وحضرات:

انہی آیات میں غور کرتے ہیں کہ ایمان کیا ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ قرآن پاک کی وحی سے پہلے آپ ﷺ ایمان کے بارے میں نہیں جانتے تھے۔پھر اللہ تعالیٰ نے روح یعنی قرآن پاک کو روشنی بنا دیا۔یعنی قرآن پاک کی تعلیمات کو روشنی بنا دیا۔جس سے جانا کہ ایمان کیا ہوتا ہے اب ہم میں سے جو انسان ایمان کو جاننا چاہتا ہے وہ قرآن پاک کی روشنی یعنی تعلیمات سے رہنمائی حاصل کرسکتا ہے۔صرف قرآن پاک کی روشنی میں ہی جان سکتا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور ایمان کیا ہوتا ہے۔بے شک نبی ﷺ سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کررہے ہیں۔اُس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جو زمین اور آسمان کی تمام چیزوں کا مالک ہے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے اِن آیات سے جانا۔کہ قرآن پاک کی روشنی سے پہلے نبی ﷺ بھی ایمان کے بارے میں نہیں جانتے تھے۔قرآن پاک کی تعلیمات کی روشنی میں جانا ۔کہ ایمان کیا ہوتا ہے۔کتاب کیا ہوتی ہے۔ایمان اور کتاب کے مطلب اور مقصد کو جانا۔ہم لوگ جو قرآن پاک کو بغیر سمجھے پڑھ رہیں ہیں۔ہمیں قرآن پاک کی روشنی کیسے نصیب ہوگی۔ہم ایمان کو کیسے سمجھیں گے۔

ہم قرآن پاک کو سمجھے بغیر کتاب یعنی قرآن پاک کے نازل ہونے کے مقصد کو کیسے جانیں گے۔

ہم قرآن پاک کو سمجھے بغیر ایمان حاصل نہیں سکتے۔ان آیات سے ثابت ہوا۔کہ قرآن پاک سے باہر ہمیں ایمان مل ہی نہیں سکتا۔جب رسول ﷺ نے اس قرآن پاک کے ذریعے

ایمان کو جانا۔تو ہم بھی اسی قرآن کے زریعے جانیں گے۔ بیشک رسول ﷺ اسی سیدھے راستے یعنی قرآن پاک کی طرف رہنمائی کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ اسی قرآن پاک سے ہماری ہدایت کرتے ہیں۔اور رسول ﷺ بھی بالکل ٹھیک اسی سیدھے راستے کی طرف ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات:

آئیں ایمان کو سمجھنے کیلیئے پھر قرآن پاک کی ڈکشنری سے رجوع کرتے ہیں۔

سورہ محمد آیات 2 تا 3 پارہ 26

اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔

اور ایمان لائے اُس پر جو محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے اور وہی اُن کے رب کی طرف سے سچ ہے۔

اللہ تعالیٰ اِن کی برائیاں دور کر دے گا اور ان کی حالت سنوار دے گا۔یہ اس لیے ہوا کہ کافروں نے جھوٹ کی اطاعت کی۔اور جو لوگ ایمان لائے۔انہوں نے اپنے رب کی طرف سے آئے ہوئے سچ کی اطاعت کی۔اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کیلیئے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی ڈکشنری سے اللہ تعالیٰ نے ایمان کی یہ مثال پیش کی۔کہ جو محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے۔یعنی قرآن پاک۔اس کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا ایمان والا ہے۔آپ ان آیات میں غور کریں۔ترجمہ کو بار بار پڑھیں۔ایمان کا مکمل جواب اور تفسیر موجود ہے۔قیامت والے دن ایمان والوں کے گناہ اللہ تعالیٰ دور کر کے ان کی حالت درست کر دے گا۔

خواتین وحضرات:

آئیں قرآن پاک کی ڈکشنری سے تین ایک جیسی مثالوں سے ایمان کو سمجھتے ہیں۔

مثال نمبر 1:

سورہ انعام آیت نمبر 27 پارہ 7

کاش آپ انہیں دیکھیں۔جب انہیں جہنم کے کنارے کھڑا کیا جائے گا۔تو وہ کہیں گے۔کیا ہی اچھا ہوتا۔کہ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے۔اور ہم اپنے رب کی آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں۔اور ایمان لانے والوں میں سے ہو جائیں۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق قیامت والے دن جہنمی پچھتائیں گے۔کہ کیا ہی اچھا ہو۔کہ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے۔اور ہم اپنے رب کی آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں۔اور ایمان لانے والوں میں سے ہو جائیں۔یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔

مثال نمبر 2:

سورہ قصص آیت نمبر 47 پارہ 20

اگر ایسا نہ ہوتا۔کہ ان کے اعمال کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت نازل ہوتی۔پھر وہ کہتے۔اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول ﷺ کیوں نہ بھیجا۔تاکہ ہم تیری آیات کی اطاعت کرتے۔اور ایمان لانے والوں میں شامل ہو جاتے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق قرآن پاک کی اطاعت کرنا ایمان کہلاتا ہے۔اور رسول کو بھیجنے کا مقصد لوگوں تک اللہ تعالیٰ کی آیات پہنچانا ہوتی ہیں۔تاکہ وہ ایمان والے بن جائیں۔

مثال نمبر 3:

سورہ طٰہ آیت 134 پارہ 16

اور اگر ہم انہیں اس سے پہلے عذاب سے ہلاک کر دیتے تو وہ یہ کہہ سکتے تھے۔اے ہمارے رب تو نے ہمارے پاس رسول کیوں نہ بھیجا۔کہ ہم ذلیل وخوار ہونے سے پہلے تیری آیات کی اطاعت کر لیتے

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق قرآن پاک کی اطاعت کرنا ایمان کہلاتا ہے۔اور رسول کو بھیجنے کا مقصد لوگوں تک اللہ تعالیٰ کی آیات پہنچانا ہوتی ہیں۔تاکہ ان آیات پر عمل کر کے قیامت والے دن وہ ذلیل وخوار ہونے سے بچ سکیں۔

خواتین وحضرات:

ہم نے قرآن پاک کی ڈکشنری سے جانا۔کہ قرآن پاک کی آیات کو سچ سمجھنا اوراس کی اطاعت ایمان والا بناتی ہے۔ہم نے قرآن پاک کی ڈکشنری سے جانا۔تو پتہ چلا کہ صرف منہ سے کہہ دینا۔کہ میں قرآن پاک کو مانتا ہوں یا مانتی ہوں۔یہ کہہ دینا کافی نہیں ہے۔جب تک کہ اس سچ کو سمجھا نہ جائے۔اوراس کی اطاعت نہ کی جائے۔ورنہ ہم بھی ذلیل و خوار ہونے والے لوگوں میں شامل ہوجائیں گے۔جہنم میں جا کر پچھتانے والے بن جائیں گے۔ایمان کو سمجھنے کیلئے مثالوں پر بار بار غور کریں۔

☆سوال نمبر3۔روح کیسے کہتے ہیں۔

جواب:سورہ شوریٰ آیت 52 کا پہلا حصہ پارہ25

اوراسطرح ہم نے اپنے حکم سے ایک روح آپ ﷺ کی طرف وحی کی۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ وحی یعنی قرآن پاک کوروح کہہ رہے ہیں۔یعنی قرآن پاک روح ہے۔یعنی قرآن پاک کا ایک صفاتی نام روح ہے۔

مثال نمبر 2:

سورہ مومن آیت نمبر 15 پارہ24

وہی بلند درجوں والاعرش کا مالک ہے وہ اپنے غلاموں میں سے جس پر چاہتا ہے۔اپنے حکم سے روح نازل کردیتا ہے۔تاکہ وہ لوگوں کو ملاقات کے دن سے خبردار کردے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اپنی وحی کوروح کہہ رہیں ہے۔یعنی قرآن پاک کا ایک صفاتی نام روح ہے۔روح وحی کو کہتے ہیں۔ہمارے پاس روح قرآن پاک کی شکل میں محفوظ ہے۔موجود ہے۔اورکسی رسول کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

مثال نمبر3:

سورہ النحل آیت2 پارہ نمبر14

وہ اس روح کو اپنے فرشتوں کے ساتھ جس غلام پر چاہتا ہے۔اپنے حکم سے نازل کردیتا ہے۔کہ تم خبردار کردو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔صرف مجھ سے ہی ڈرو۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اپنی وحی کوروح کہہ رہیں ہیں اس آیت سے بھی ثابت ہوا کہ روح قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے تین مشکل الفاظ کے مطلب قرآن پاک کی ڈکشنری سے دیکھے۔کہ نصیحت بھی قرآن پاک کو کہتے ہیں روح بھی قرآن پاک کی تعلیمات کو کہتے ہیں۔اورایمان کا مطلب محمد ﷺ پر نازل ہونے والے قرآن پاک کو سچ سمجھنے اوراس کی اطاعت کرنے کے ہیں۔اوراس طرح کی زندگی گزارنے والے کے اعمال ہی صالح عمل ہیں۔ایسے انسان کے تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے اس کی حالت سنواردی جائے گی۔اب جب ہم نصیحت ایمان اورروح کے مطلب قرآن پاک کی ڈکشنری سے جان چکے ہیں۔ تو آئیں دوبارہ سورہ المجادلہ کی 18 تا22 آیات کا ترجمہ سلیس اردو یعنی آسان اردو میں کرتے ہیں۔تاکہ آیات ہماری سمجھ میں دوٹوک آجائیں۔

سلیس ترجمہ:

جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو اٹھائے گا۔تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ایسے ہی قسمیں کھائیں گے۔جسطرح تمھارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں۔اوروہ خیال کرتے ہیں۔کہ اسطرح ان کا کچھ بن جائے گا۔یادرکھو کہ یہی لوگ جھوٹے ہیں۔شیطان نے اِن پر قابو پالیا ہے۔اوران سے اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک بھلادیا ہے۔یہی لوگ شیطان کی پارٹی کے لوگ ہیں۔یادرکھو۔کہ شیطان کی پارٹی نقصان اٹھانے والی ہے۔بے شک جولوگ اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔وہ ذلیل ترین لوگوں میں سے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے کہ میں اورمیرے رسول ہی غالب رہیں گے۔اوراللہ تعالیٰ زبردست طاقت ور ہے۔آپ ان لوگوں کو جواللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ایسانہ

پائیں گے۔کہ وہ اُن لوگوں سے محبت رکھیں۔جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والے ہوں۔چاہے وہ ان کے باپ ہوں چاہے بیٹے ہوں۔چاہے بھائی ہوں چاہے ان کے گھر والے ہوں۔یہ وہ لوگ ہیں۔جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لکھ رکھا ہے۔یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والے ہوتے ہیں۔اور ایک روح یعنی قرآن پاک کی تعلیمات کے ذریعے ان کی مدد کی جاتی ہے۔اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں داخل کرے گا۔جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔اللہ تعالیٰ اِن سے راضی ہوا۔اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جائیں گے۔یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہیں۔یاد رکھو۔بے شک اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہی کامیاب ہونیوالے ہیں۔

☆ سوال نمبر 1: ان آیات میں کن لوگوں کو شیطان کی پارٹی کہا گیا ہے؟

جواب: شیطان کی پارٹی کے لوگ وہ ہیں۔جو قسمیں کھاتے ہیں۔ایسے لوگوں کو شیطان نے قرآن پاک بھلایا ہوا ہے۔یہی لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والے ہیں۔اور یہی ذلیل ترین لوگ ہیں۔یہی جھوٹے لوگ ہیں۔ان کو شیطان نے قابو کیا ہوا ہے۔اور یہ شیطان کی پارٹی ہے۔اور شیطان کی پارٹی ہی نقصان اٹھانے والی ہے

☆ سوال نمبر 2: ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ کونسے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ وہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لکھ دیا ہے۔یعنی وہ قرآن پاک کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ایسے لوگوں کی مدد اللہ تعالیٰ نے روح یعنی قرآن پاک کے ذریعے کرتے ہیں۔یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہیں۔اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جائیں گے۔یہی لوگ جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔یہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والوں سے محبت نہیں رکھتے۔چاہے۔وہ رشتہ داری میں ان کے کچھ بھی لگتے ہوں۔

☆ سوال نمبر 3: ان آیات میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والے کون سے لوگ ہیں؟

جواب: جن لوگوں کو شیطان نے نصیحت یعنی قرآن پاک بھلا رکھا رکھا ہے۔یہ وہ لوگ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والے ہیں۔اور یہی ذلیل ترین لوگوں میں سے ہیں۔اور یہ شیطان کی پارٹی ہے۔یعنی شیطان کا گروہ ہے۔اور جھوٹے لوگ ہیں۔قسمیں کھانے والے ہیں۔ان آیات سے ثابت ہوا ہے۔کہ نصیحت یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرنے والے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں اور یہ پارٹی اللہ تعالیٰ کی ہے۔اور اللہ تعالیٰ اپنی پارٹی کو کامیاب بنائے گا۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا۔کہ جن لوگوں کو شیطان نے نصیحت یعنی قرآن پاک بھلا رکھا ہے۔وہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والے ہیں۔اگر نصیحت والے یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے والے ہوتے۔تو یہ اطیعو اللہ واطیعو الرسول تھا۔

سورہ المائدہ۔آیات 54 تا 56۔پارہ 6

اے ایمان والو۔ تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے۔تو عن قریب اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم کو لے آئے گا جن سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہوں جو ایمان والوں کے لیے دل نرم ہوں گے اور کافروں کے لئے سخت ہوں گے۔وہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لئے کوشش کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہے دے دے۔اور اللہ تعالیٰ بڑے وسیع علم والا ہے۔بے شک تمہارا ولی تو صرف اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہے اور وہ لوگ جو ایمان والے ہیں نماز قائم کرتے زکواۃ دیتے اور وہ جھکنے والے ہیں جو کوئی اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول کو اور ایمان والوں کو ولی رکھے گا تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہی غالب رہنے والی ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ِان آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔ایک قسم اُن لوگوں کی ہے۔جو اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ اُن سے محبت کرتا ہے وہ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اُس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے نرم مزاج ہوں گے اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے لیے سخت مزاج ہوں گے۔۔وہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے کوشش کریں گے یعنی قرآن پاک کا سچ لوگوں کو دکھائیں گے اس کے علاوہ تعلیم کے لیے ہر قسم کی کوشش کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں کوشش کہلائی جائے گی کیونکہ تعلیم کے بغیر قرآن پاک کو نہیں سمجھا جاسکتا تعلیم کے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی کا حصہ نہیں بن سکتے۔اور کسی

ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے اور یہی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہے دے دے۔اور اللہ تعالیٰ بڑے وسیع علم والا ہے۔بے شک تمہارا ولی تو صرف اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہے اور وہ لوگ جو ایمان والے ہیں نماز قائم کرتے زکواۃ دیتے اور وہ جھکنے والے ہیں جو کوئی اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول کو اور ایمان والوں کے دوست رکھے گا تو بلا شبہ اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہی غالب رہنے والی ہے۔

دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں۔جو مرتد ہیں۔یعنی جو قرآن پاک سے مرتد ہو کر کافر بن جاتے ہیں۔یعنی فرقے بنا لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرقہ بنانے سے منع کیا

تو یہ لوگ قرآن پاک کی بات سے پھر گئے تو مرتد ہو گئے۔ تو ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آئیگا۔ جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اُن سے محبت کریگا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دین یعنی قرآن پاک سے مرتد ہونے والے لوگوں کا زکر ہے۔۔ ایسے لوگوں کو مرتد کہا گیا ہے۔ اور کافر کہا گیا ہے۔ زرا غور کریں۔ کہ لوگ کس طرح مرتد ہو کر کافر بنتے ہیں اس کے لیے سورہ آل عمران کی آیات 100 تا 103 کے پہلے حصے کا ترجمہ دیکھیں۔ جس کا میں خلاصہ بیان کر رہی ہوں۔ جس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ ایمان والے اگر فرقہ بنائیں گے۔ تو وہ دوبارہ سے کافر بن جائیں گے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کا حکم دیتے ہیں ۔جس کا طریقہ یہ بتایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا ہے اور فرقہ بنانے سے منع کیا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کیا ہے۔ اور قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا ہے۔ اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کا حکم دیا ہے۔ اب جو لوگ قرآن پاک کی بات سے پھر جائیں گے یعنی مرتد ہو جائیں گے۔ اور فرقہ بنالیں گے۔ تو وہ کافر ہو جائیں گے۔ اس طرح وہ مرتد ہو گئے۔ اور کافر بھی بن گئے۔ کافر کی مکمل تفصیل کے لیے میری کتاب دیکھیں۔ کافر کسے کہتے ہیں

خواتین وحضرات

آئیں ایک بار پھر قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کن لوگوں سے راضی ہو جاتا ہے۔ اور کون لوگ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جائیں گے۔ اور کون سے لوگ بہترین مخلوق ہیں۔ واضح دلیل قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔ اور قرآن پاک پر قائم رہنے والوں کی کیا عظمت ہے۔ ان آیات میں جانتے ہیں۔

سورہ آل عمران۔ آیات 31 تا 32۔ پارہ نمبر 3

آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ اگر تمہیں اللہ تعالیٰ سے محبت ہے تو میری اطاعت کرو۔ اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو پھر اگر پھر جائیں۔ تو بیشک اللہ تعالیٰ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو پسند نہیں کرتا۔

خواتین حضرات!

ان آیات میں رسول ﷺ خطاب کر رہے ہیں۔ رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔ کہ اگر تمہیں اللہ تعالیٰ سے محبت ہے تو میری اطاعت کرو اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغام پہنچانے والے کی اطاعت کرو یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرو۔ پھر اگر پھر جائیں۔ یعنی مرتد ہو جائیں۔ تو بیشک اللہ تعالیٰ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو پسند نہیں کرتا۔

آپ نے دیکھا رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی محبت تقاضا کرتی ہے کہ رسول ؐ کی اطاعت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا اس کا مطلب یہ نہیں کہ کافر بنا جائے اور فرقے بنا کر رسول ﷺ سے پیار کیا جائے اور قرآن سے مرتد ہو جائیں۔ اس طرح للہ تعالیٰ کافروں یعنی فرقہ پرستوں سے محبت نہیں کرے گا۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت تقاضا کرتی ہے کہ رسول ؐ کی اطاعت کی جائے اور اس کے لائے ہوئے پیغام یعنی قرآن پاک سے منہ نہ پھیرا جائے اللہ تعالیٰ ایسے کافروں کو پسند نہیں کرتا۔ اطیع اللہ واطیع الرسول کا مطلب ہے کہ قرآن پاک کی اطاعت کی جائے۔ یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے بھی محبت کرے گا۔ ایسے فرمانبرداروں یعنی اطاعت کرنے والوں کے اللہ تعالیٰ گناہ معاف کردے گا اور جو پھر جائیں یعنی مرتد ہو جائیں اور فرقے بنالیں وہ اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ بندے ہیں۔

رسول کا مطلب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا پیغام لانے والا۔

اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیغام لانے والے کی اطاعت کرو پھر اگر وہ پھر جائیں، یعنی پیغام سے مرتد ہو جائیں۔ تو ایسے کافروں یعنی فرقہ پرستوں سے اللہ تعالیٰ محبت نہیں کرتا۔

سورہ روم آیات 44 تا 45 پارہ 21

جس نے کفر کیا۔ تو اس کا کفر اسی پر ہے۔ اور جس نے صالح عمل کیے تو وہ اپنے لیے ہی تیاری کر رہے ہیں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے بدلہ دے۔ جو ایمان لائے اور

صالح عمل کرتے رہے بے شک اللہ تعالیٰ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمار ہے ہیں۔جس نے کفرکیا۔ یعنی فرقہ بنایا۔تواس کا کفراسی پر ہے۔اور جس نے صالح عمل کیے تو وہ اپنے لیے ہی تیاری کرر ہے ہیں۔تاکہ اللہ تعالیٰ ان کواپنے فضل سے بدلہ دے۔جوایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے بے شک اللہ تعالیٰ کافروں کویعنی فرقہ پرستوں کو پسند نہیں کرتا۔یادرہے کہ صالح عمل قرآن پاک کی روشنی میں کرنے والے اعمال کا نام ہے۔

سورہ البینہ۔آیات 4 تا 8۔پارہ 30

اور وہ لوگ جن کو کتاب دی گئی۔انہوں نے واضح دلیل آجانے کے بعد فرقے بنائے اور انہیں صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ دین کواللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتے ہوئے صرف اُس کی غلامی کریں یکسو ہوکراور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں اور یہی مضبوط دین ہے۔بے شک جولوگ کتاب والوں اور مشرکوں میں سے کافر ہوئے۔وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے یہی لوگ بدترین مخلوق ہیں۔

بلاشبہ جولوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے یہ لوگ بہترین مخلوق ہیں۔ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوئے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوجائیں گے یہ بدلہ ہے اُس کے لیے جواپنے رب سے ڈرتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دوقسم کے لوگ دکھائے گئے ہیں ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو بہترین مخلوق ہے دوسری قسم بدترین مخلوق کی ہے۔

بہترین مخلوق وہ ہے جواللہ تعالیٰ کی کتاب میں فرقہ نہیں بناتے جوخالص اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتے ہیں۔نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے ہیں یہ ایمان والے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ ماننے اور ان کی اطاعت کرنے والے ہوتے ہیں یہ جنت والے لوگ ہیں اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوجائیں گے۔اور بدترین مخلوق وہ ہیں جنہیں واضح دلیل یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب ملی مگرانہوں نے فرقے بنالیے یہ بدترین مخلوق ہے جوجہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔یادرہے کہ قرآن پاک میں کافراورمشرک فرقہ بنانے والوں کوکہا گیا اس کے لیے میری کتابیں دیکھیں۔کافرکسے کہتے ہیں۔مشرک کسے کہتے ہیں۔

سورہ البقرہ آیات 263 تا 264 پارہ 3

اے ایمان والو اپنے صدقات احسان جتانے اوردکھ پہنچانے سے ضائع نہ کرو۔اسکی طرح جواپنا مال لوگوں کودکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے۔اوراللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پرایمان نہیں رکھتا۔اس کی مثال ایسی ہے۔کہ جیسے صاف چٹان ہوجس پرمٹی پڑی ہو۔پھراس پرموسلادھار بارش ہوجوچٹان کوبلکل صاف کردے۔انہیں ان کی کمائی میں سے کچھ نہیں ملے گا۔اوراللہ تعالیٰ کافرقوم کوہدایت نہیں دیتا۔

اوراُن لوگوں کی مثال جواپنا مال اللہ تعالیٰ کی رضاحاصل کرنے کے لیےاوراپنے دلوں کومظبوط کرنے کے لیےخرچ کرتے ہیں۔اُس باغ کی طرح ہیں۔جواونچی جگہ پرواقع ہو۔اس پرزورکی بارھوش تووہ دوگنا پھل لاتاہے۔اوراگرزورکی باش نہ ہوتوہلکی پھوارہی کافی ہوتی ہے۔اوراللہ تعالیٰ تمھارے اعمال دیکھ رہاہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کررہے ہیں۔اے ایمان والو اپنے صدقات احسان جتانے اوردکھ پہنچانے سے ضائع نہ کرو۔اسکی طرح جواپنا مال لوگوں کودکھانے کے لیےخرچ کرتا ہے۔اوراللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پرایمان نہیں رکھتا۔اس کی مثال ایسی ہے۔کہ جیسے صاف چٹان ہوجس پرمٹی پڑی ہو۔پھراس پر موسلادھار بارش ہوجوچٹان کوبلکل صاف کردے۔انہیں ان کی کمائی میں سے کچھ نہیں ملے گا۔اوراللہ تعالیٰ کافرقوم کوہدایت نہیں دیتا۔اوراُن لوگوں کی مثال جواپنا مال اللہ تعالیٰ کی رضاحاصل کرنے کے لیےاوراپنے دلوں کومظبوط کرنے کے لیےخرچ کرتے ہیں۔اُس باغ کی طرح ہیں۔جواونچی جگہ پرواقع ہو۔اس پرزورکی بارھوش تووہ دوگنا پھل لاتاہے۔اوراگرزورکی باش نہ ہوتوہلکی پھوارہی کافی ہوتی ہے۔اوراللہ تعالیٰ تمھارے اعمال دیکھ رہاہے۔یعنی ایمان والا اگرغریب ہےاوروہ تھوڑا تھوڑابھی دیتاہے۔جیس ہلکی سی بارش بھی وہ کام کرلیتی ہے جوتیزبارش کرتی ہے۔اس طرح غریب اورامیرکےاعمال میں فرق نہیں ہے کیونکہ دونوں نے اللہ تعالیٰ کی رضاحاصل کی ہے۔اور مسلسل کوشش کی ہے۔

سورہ البقرہ آیت 272 پارہ 3

آپ ﷺ ان کی ہدایت کے زمے دار نہیں ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ جیسے چاہتا ہے۔ ہدایت دیتا ہے۔اور جو تم مال میں سے خرچ کرو گے وہ خود تمھیں فائدہ دے گا۔اور تم صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کیلیے خرچ کرتے ہو اور جو کچھ بھی تم مال میں سے خرچ کرتے ہو اس کا پورا پورا اجر تمھیں دیا جائے گا۔اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ آپ ﷺ ان کی ہدایت کے زمے دار نہیں ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ جیسے چاہتا ہے۔ ہدایت دیتا ہے۔اور جو تم مال میں سے خرچ کرو گے وہ خود تمھیں فائدہ دے گا۔اور تم صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کیلیے خرچ کرتے ہو اور جو کچھ بھی تم مال میں سے خرچ کرتے ہو اس کا پورا پورا اجر تمھیں دیا جائے گا۔اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

سورہ نساء آیت 114 پارہ 5

ان لوگوں کے مشوروں میں کوئی بھلائی نہیں۔سوائے اس کے جو صدقہ کرے یا نیک بات کرے۔یا لوگوں کے درمیان صلح کرائے۔اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طلب میں ایسا کرے گا۔تو ہم اسے اجر عظیم دیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ان لوگوں کے مشوروں میں کوئی بھلائی نہیں۔سوائے اس کے جو صدقہ کرے یا نیک بات کرے۔یا لوگوں کے درمیان صلح کرائے۔اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طلب میں ایسا کرے گا۔تو اللہ تعالیٰ اسے اجر عظیم دے گا۔

آئیں اس آیت کو تفصیل سے دیکھتے ہیں

سورہ نساء آیات 113 تا 116 پارہ 5

اور اگر آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہوتا اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان میں سے ایک گروہ نے ارادہ کر ہی لیا تھا۔کہ آپ ﷺ کو گمراہ یعنی بے خبر کر دیں۔یہ لوگ صرف اپنے آپ کو گمراہ یعنی بے خبر کر رہے ہیں۔اور آپ کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے۔اور آپ کو وہ سکھایا ہے۔جو آپ کو معلوم نہیں تھا۔اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا فضل بہت زیادہ ہے۔

ان لوگوں کے مشوروں میں کوئی بھلائی نہیں۔سوائے اس کے جو صدقہ کرے یا نیک بات کرے۔یا لوگوں کے درمیان صلح کرائے۔اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طلب میں ایسا کرے گا۔تو ہم اسے اجر عظیم دے گا۔اور جو کوئی ہدایت کے واضح ہو جانے ے بعد رسول ﷺ کی مخالفت کرے۔اور ایمان والوں کے راستے کو چھوڑ کر کسی اور کی اطاعت کرے۔تو ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھر گیا۔اور اُسے دوزخ میں داخل کریں گے جو رہنے کا بہت برا ٹھکانہ ہے۔

اللہ تعالیٰ اس بات کو نہیں بخشے گا۔کہ اس کے ساتھ کس کو شریک ٹھہرایا جائے۔اور اس کے سوا کسی وہ جس کے لیے چاہے گا وہ بخش دے گا۔اور جس نے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو شریک ٹھہرا لیا۔وہ گمراہی میں بڑی دور چلا گیا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور اگر آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہوتا اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان میں سے ایک گروہ نے ارادہ کر ہی لیا تھا۔کہ آپ ﷺ کو گمراہ یعنی بے خبر کر دیں۔یہ لوگ صرف اپنے آپ کو گمراہ یعنی بے خبر کر رہے ہیں۔اور آپ کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے۔اور آپ کو وہ سکھایا ہے۔جو آپ کو معلوم نہیں تھا۔اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا فضل بہت زیادہ ہے۔

ان لوگوں کے مشوروں میں کوئی بھلائی نہیں۔سوائے اس کے جو صدقہ کرے یا نیک بات کرے۔یا لوگوں کے درمیان صلح کرائے۔اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طلب میں ایسا کرے گا۔تو ہم اسے اجر عظیم دے گا۔

اور جو کوئی ہدایت یعنی قرآن پاک کے واضح ہو جانے ے بعد رسول ﷺ کی مخالفت کرے۔اور ایمان والوں کے راستے یعنی قرآن پاک کو چھوڑ کر کسی اور کی اطاعت کرے۔تو

ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھر گیا۔اور اُسے دوزخ میں داخل کریں گے جو رہنے کا بہت برا ٹھکانہ ہے۔

اللہ تعالیٰ اس بات کو نہیں بخشے گا۔کہ اس کے ساتھ کس کو شریک ٹھہرایا جائے۔اور اس کے سوا کسی وہ جس کے لیے چاہے گا وہ بخش دے گا۔اور جس نے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو شریک ٹھہرا لیا۔وہ گمراہی میں بڑی دور چلا گیا۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک کے ساتھ کسی اور کی اطاعت ہمیں مشرک بناتی ہے۔یہ ایمان والوں کا راستہ نہیں ہے اور یہ رسول ﷺ کی مخالفت ہے۔ایمان والوں کا راستہ قرآن پاک ہے ۔اور رسول ﷺ نے ہمیں ہدایت یعنی قرآن پاک دیا ہے۔

سورہ توبہ آیات 95 تا 100 پارہ 11

عن قریب وہ تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔تاکہ تم ان سے درگزر کرو۔بس تم ان سے درگزر ہی کرو۔بے شک وہ ناپاک ہیں۔اور ان کا ٹھکانہ دوذخ ہے۔ان کے اپنے اعمال کے بدلے میں تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔اگر تم ان سے راضی ہو بھی گئے۔تو اللہ تعالیٰ ایسے نافرمان قوم سے ہرگز راضی نہیں ہوگا۔

دیہاتی کفر اور نفاق میں بڑے ہی سخت ہیں۔اور اسی لائق ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر جو کچھ نازل کیا ہے۔اس کی حدود سے واقف نہ ہوں۔اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔اور بعض دیہاتی وہ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جو خرچ کرتے ہیں اسے تاوان سمجھتے ہیں۔اور تمھیں گردش میں مبتلا دیکھنے کے خواہش مند ہیں۔بری گردش انہی پر ہے۔اور اللہ تعالیٰ سب سننے والا علم والا ہے

اور بعض دیہاتی ایسے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہیں۔اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں۔اسے اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے اور اس کے رسول ﷺ کی رحمت کا زریعہ سمجھتے ہیں۔سنو یقیناً وہ ان کے لیے قرب کا زریعہ ہے۔بہت جلد اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔اور مہاجرین اور انصار میں سے سب سے آگے بڑھ جانے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے احسان میں اُن کی اطاعت کی۔ان سے اللہ تعالیٰ راضی ہو گیا۔اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔اور اُن کے لیے باغات ہیں۔جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔یہ بڑی کامیابی ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تین قسم کے دیہاتیوں کو دکھایا ہے۔ایک قسم دیہاتیوں کی وہ ہے جو ناپاک ہیں یعنی قرآن پاک کے زریعے اپنی اصلاح نہیں کی ۔ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں۔عن قریب وہ تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔تاکہ تم ان سے درگزر کرو ۔بس تم ان سے درگزر ہی کرو۔بے شک وہ ناپاک ہیں۔اور ان کا ٹھکانہ دوذخ ہے۔ان کے اپنے اعمال کے بدلے میں تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔اگر تم ان سے راضی ہو بھی گئے۔تو اللہ تعالیٰ ایسے نافرمان لوگوں سے ہرگز راضی نہیں ہوگا۔دیہاتی کفر اور نفاق میں بڑے ہی سخت ہیں۔اور اسی لائق ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر جو کچھ نازل کیا ہے۔اس کی حدود سے واقف نہ ہوں۔اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ دوسری قسم کے دیہاتیوں کی بہت تعریف کر رہے ہیں۔اور فرماتے ہیں۔

اور دوسری قسم دیہاتیوں کی وہ ہے۔جو احسان والے ہیں۔یعنی قرآن پاک کی سچائی کی تصدیق کرنے والے ہیں۔گواہی دینے والے ہیں۔ان سے اللہ تعالیٰ راضی ہو گیا ۔اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔اور اُن کے لیے باغات ہیں۔جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔یہ بڑی کامیابی ہے۔یہ لوگ مہاجرین اور انصار میں سب سے آگے بڑھ جانے والے لوگ ہیں۔اور یہ وہ دیہاتی ہیں۔جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہیں۔اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں۔اسے اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے اور اس کے رسول ﷺ کی رحمت کا زریعہ سمجھتے ہیں۔سنو یقیناً وہ ان کے لیے قرب کا زریعہ ہے۔بہت جلد اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔پھر مہاجرین اور انصار میں سے سب سے آگے بڑھ جانے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے احسان میں اُن دیہاتیوں کی اطاعت کی۔ان سے اللہ تعالیٰ راضی ہو گیا۔اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔اور اُن کے لیے باغات ہیں۔جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔یہ بڑی کامیابی ہے۔

ان آیات میں دیہاتیوں کی تیسری قسم بھی ہے۔جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور بعض دیہاتی وہ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے جو خرچ کرتے ہیں اسے تاوان سمجھتے ہیں۔اور تمھیں گردش میں مبتلا دیکھنے کے خواہش مند ہیں۔بری گردش انہی پر ہے۔اور اللہ تعالیٰ سب سننے والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دوسری قسم کے دیہاتیوں کے رویے میں غور کیا۔یہ وہ لوگ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہیں۔ایمان کا مطلب ہے قرآن پاک کو سچ ماننا اور اواس کی اطاعت کرنا۔اور آخرت پر ایمان لانے کا مطلب ہے۔جس طرح اللہ تعالیٰ نے آخرت کے بارے میں بتایا ہے۔اس کو ماننا۔یعنی احسان والے لوگ ہیں اور وہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں۔اسے اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے اور اس کے رسول ﷺ کی رحمت کا زریعہ سمجھتے ہیں۔سنو یقیناً وہ ان کے لیے قرب کا زریعہ ہے۔بہت جلد اللہ تعالیٰ ان

کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

احاطہ کتاب

خواتین وحضرات!

اب میں آپ کو جو آیات دکھانے والی ہوں ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل میں غور کریں۔ آئیں قرآن پاک کی ان آیات میں غور کرتے ہیں۔

سورہ نساء۔ آیات 174 اور 175۔ پارہ 6

اے لوگو تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس دلیل آ گئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف واضح روشنی نازل کی ہے۔ اب جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اسے مضبوطی سے پکڑے رکھا تو ان کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا۔ اور اپنی طرف آنے والے سیدھا راستے کی ہدایت دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ اے لوگو تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس دلیل آ گئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف واضح روشنی نازل کی ہے۔ اب جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اسے مضبوطی سے پکڑے رکھا تو ان کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا۔ اور اپنی طرف آنے والے سیدھا راستے کی ہدایت دے گا۔ ان آیات میں وہ لوگ دکھائے گئے۔ جن پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل ہوگا۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک روشنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا مطلب ہے۔ قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا۔ تو ان کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا۔ اور اپنی طرف آنے والے سیدھا راستے کی ہدایت دے گا۔ اگر ہم نے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑا تو اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرلے گا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت میں آجائیں گے۔

خواتین وحضرات!

ہم نے قرآن پاک کو سمجھا ہی نہیں ہم نے قرآن پاک کو مضبوطی سے تھاما ہی نہیں لہذا ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل میں داخل ہی نہیں ہوئے۔ تو اس لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی رحمت اور فضل سے دور کر دیا۔ ہم دنیا بھر میں ذلیل و رسوا ہو رہے ہیں گھر بیٹھے پریشان ہیں۔ اپنے بارے میں۔ اپنے بچوں کے بارے میں ہمیں بچاؤ کا کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔ کیونکہ قرآن پاک کا سیدھا راستہ تو ہم نے خود چھوڑ دیا اور فرقوں کی اطاعت کر لی۔

سورہ نور آیت 21 پارہ 18

اے ایمان والو۔ شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرنا۔ اور جو کوئی شیطان کے قدموں کی اطاعت کریگا۔ تو بیشک وہ بے حیائی اور برے کام کا حکم دیگا۔ اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی۔ تو تم میں سے کوئی بھی پاک نہ ہوسکتا۔ اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اے ایمان والو۔ یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اسکی اطاعت کرنے والو۔ شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرنا۔ اور جو کوئی شیطان کے قدموں کی اطاعت کریگا۔ تو بیشک وہ بے حیائی اور برے کام کا حکم دیگا۔ اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی۔ تو تم میں سے کوئی بھی پاک نہ ہوسکتا۔ یعنی قرآن پاک سے اپنی اصلاح نہ کرسکتا۔ اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں۔ یعنی جن کے دل میں اللہ تعالیٰ کی چاہت ہوتی ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور فضل میں داخل کریں گے۔ اور وہ اھدنا الصراط المستقیم والے یعنی سیدھے راستے کی ہدایت والے لوگ بن جائیں گے۔ جن پر اللہ تعالیٰ اپنے انعام کرتی ہے۔

اور جو شیطان کے قدموں کی اطاعت کرتے ہیں۔ جس طرح کہ نام نہاد مفسروں نے کی۔ کہ شیطان کی طرح اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے فرقے بنائے۔ اور اس طرح نام نہاد امت مسلمہ نے شیطان کے قدموں کی اطاعت کی۔ اب اگر ہم اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے نہ پکڑیں گے۔ یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے نہ پکڑیں گے۔ اور شیطان کے قدموں

کی اطاعت کرتے رہے۔تو ہم میں سے کوئی پاک نہ ہو سکے گا۔

اگر ہم قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں اور اپنی اصلاح قرآن پاک سے کریں۔تو ہم پاک ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمت اور فضل میں داخل کر لیگا۔انشاء اللہ تعالیٰ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اس کتاب میں اللہ تعالیٰ کی رضا جاننے والے لوگوں کا مقام اور مرتبہ دیکھا۔میں چاہتی تھی کہ اس کتاب میں ان آیات کو بھی بیان کرتی۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات سے منہ موڑتے ہیں۔لہذا کتاب کی طوالت کے پیش نظر اس خواہش کو قربان کر دیا۔اور صرف چند آیات سے اپنی خواہش پوری کر رہی ہوں۔

سورہ سجدہ آیت 22 پارہ 21

اور اُس سے بڑا ظالم کون ہے۔جسے اس کے رب کی آیات کے زریعے نصیحت کی جائے۔پھر وہ اُس سے منہ موڑ لے۔ہم ایسے مجرموں سے انتقام لے کر رہیں گے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ ظالم یعنی فرقہ پرست کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ اُس سے بڑا ظالم کون ہے۔جسے اس کے رب کی آیات کے زریعے نصیحت کی جائے۔پھر وہ اُس سے منہ موڑ لے۔ہم ایسے مجرموں سے انتقام لے کر رہیں گے۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ اسے ظالم یعنی سب سے بڑا نافرمان مجرم کہہ رہے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات سن کر منہ پھیر لے۔یعنی ایسے انسان کو پرواہ ہی نہیں۔کہ وہ کس بیہودہ حرکت کا ارتکاب کر رہا ہے۔اس کی یہ حرکت اس کو اللہ تعالیٰ کا مجرم بنا رہی ہے۔اور ایسے انسان سے اللہ تعالیٰ بدلہ لے کر رہے گا۔

سورہ اعراف آیت 40 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کیا ان کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔اور نہ وہ جنت میں داخل ہو سکیں گے۔یہاں تک کہ سوئی کے ناکے میں سے اونٹ نہ گزر جائے۔ اسی طرح مجرموں کو ہمارے ہاں بدلہ ملا کرتا ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں اور ان سے تکبر کرتے ہیں۔وہ جنت میں اس طرح نہیں جا سکتے۔جس طرح سوئی کے ناکے سے اونٹ نہیں گزر سکتا۔اسی طرح اللہ تعالیٰ کے مجرم بھی جنت میں داخل نہیں ہو سکتے۔کیونکہ اِن کے لیے اُس آسمان کا دروازہ ہی نہیں کھولا جائیگا۔جہاں جنت واقع ہے۔

سورہ معارج آیت 36 تا 37 پارہ 29

پھر کافروں کو کیا ہو گیا ہے۔کہ آپ ﷺ کے پاس دوڑے چلے آتے ہیں۔دائیں طرف سے اور بائیں طرف سے گروہ بن کر۔کیا ان میں سے ہر ایک چاہتا ہے۔کہ اسے نعمتوں والی جنت میں داخل کیا جائے گا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ رسول ﷺ کے دور کے کافر یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمان یعنی فرقہ پرست ہوں یا آج کے دور کے فرقہ پرست ہوں۔سب کا ایک ہی رویہ ہے۔